ہفت روزہ
خدام الدین لاہور
بیادگار
شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی
شیرانوالہ دروازہ لاہور
۲۳ ر اپریل ۱۹۶۵ء
۲۰ ر ذی الحجہ ۱۳۸۴ھ
یکے از مطبوعات انجمن خدام الدین ۰ لاہور
ہدیہ ۲۵ پیسے

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

چہل حدیث مترجم

جمع کردہ ملا عبدالرحمٰن جامیؒ

(۱) لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ

تم میں سے کوئی شخص کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے وہی چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

(۲) مَنْ اَعْطٰی لِلّٰهِ وَ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَ اَبْغَضَ لِلّٰهِ وَ مَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ الْاِیْمَانَ

جس کسی نے اللہ کی خاطر دیا اور اللہ ہی کے لئے محبت اور بغض رکھا اور اللہ ہی کے لئے روکا۔ پس تحقیق اس کا ایمان مکمل ہوگیا۔

(۳) اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ یَدِهٖ وَ لِسَانِهٖ

مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

(۴) خَصْلَتَانِ لَا یَجْتَمِعَانِ فِیْ مُؤْمِنٍ اَلْبُخْلُ وَ سُوْءُ الْخُلْقِ

دو خصلتیں بخل اور بدخلقی مومن میں جمع نہیں ہوتیں۔

(۵) یَشِیْبُ ابْنُ اٰدَمَ وَ تَشِبُّ فِیْهِ خَصْلَتَانِ اَلْحِرْصُ وَ طُوْلُ الْاَمَلِ

انسان بوڑھا ہوتا ہے اور اس میں دو خصلتیں حرص اور خواہش جوان ہوتی ہیں۔

(۶) مَنْ لَمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰهَ

جو شخص لوگوں کا شکر نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکر نہیں کرتا۔

(۷) مَنْ لَمْ یَرْحَمِ النَّاسَ لَا یَرْحَمْهُ اللّٰهُ۔

جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ اس پر رحم نہیں کرتا۔

(۸) اَلدُّنْیَا مَلْعُوْنَةٌ وَ مَلْعُوْنٌ مَا فِیْهَا اِلَّا ذِکْرُ اللّٰهِ

دُنیا اور اس کی ہر چیز ملعون ہے سوائے اللہ کے ذکر کے۔

(۹) لُعِنَ عَبْدُ الدِّیْنَارِ وَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ

اس شخص پر لعنت ہوتی ہے جو جو درہم اور دینار کا غلام ہو۔

(۱۰) لَا یُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَیْنِ

مومن آدمی ایک سوراخ سے دو دفعہ نہیں کاٹا جاتا

(۱۱) دُمْ عَلَی الطَّهَارَةِ یُوَسَّعْ عَلَیْكَ الرِّزْقُ

ہمیشہ پاک رہ۔ اللہ تعالیٰ تجھ پر رزق کی فراخی فرمائے گا۔

(۱۲) اَلْعِدَةُ دَیْنٌ

وعدہ قرضہ کی طرح ہوتا ہے

(۱۳) اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ

جس سے مشورہ لیا جائے اُسے امین (رازدار) رہنا چاہیئے۔

(۱۴) اَلْمَجَالِسُ بِالْاَمَانَةِ

مجلسیں امانتداری سے قائم رہتی ہیں۔

(۱۵) اَلسَّمَاحُ رَبَاحٌ

سخاوت نفع ہی نفع ہے۔

(۱۶) اَلدَّیْنُ شَیْنُ الدِّیْنِ

قرض عبادت میں خلل ڈال دیتا ہے

(۱۷) اَلْقَنَاعَةُ مَالٌ لَا یَنْفَدُ

قناعت ایک ایسا مال ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتا

(۱۸) نَوْمُ الصُّبْحَةِ تَمْنَعُ الرِّزْقَ

صبح بیوقت سونا رزق کی تنگی لاتا ہے۔

(۱۹) اٰفَةُ السَّمَاحِ الْمَنُّ

سخاوت کی آفت احسان جتلانا ہے۔

(۲۰) اَلسَّعِیْدُ مَنْ وُعِظَ بِغَیْرِهٖ

نیک بخت وہ ہے جو دوسرے سے پند پذیر ہو۔

(۲۱) کَفٰی بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ یُّحَدِّثَ بِکُلِّ مَا سَمِعَ

آدمی کے لئے یہی گناہ کافی ہے کہ وہ جو کچھ سنے آگے بیان کر دے

(۲۲) کَفٰی بِالْمَوْتِ وَاعِظًا

موت سے بڑھ کر کوئی واعظ نہیں

(۲۳) خَیْرُ النَّاسِ اَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ

انسانوں میں سے بہتر انسان وہ ہے جو لوگوں کو سب سے زیادہ نفع پہنچائے۔

(۲۴) اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ السَّهْلَ الطَّلْقَ

بے شک اللہ نرم خو خندہ جبیں کو پسند کرتا ہے۔

(۲۵) تَهَادُوْا تَحَابُّوْا

آپس میں تحفہ دینے سے محبت بڑھے گی۔

(۲۶) اُطْلُبُوا الْخَیْرَ عِنْدَ حِسَانِ الْوُجُوْهِ

خوبصورت چہروں سے خیر طلب کرو۔

(۲۷) زُرْ غِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا

دوست سے ایک دن چھوڑ کر ملاقات کیا کر کیونکہ اس سے محبت زیادہ ہوگی۔

(۲۸) طُوْبٰی لِمَنْ شَغَلَهٗ عَیْبُهٗ عَنْ عُیُوْبِ النَّاسِ

خوشی ہے اس شخص کے لئے جو لوگوں کے عیب تلاش کرنے کی بجائے اپنے عیب تلاش کرے

(۲۹) اَلْغِنٰی اَلْیَاْسُ مِمَّا فِیْ اَیْدِی النَّاسِ

غنا یہ ہے کہ جو کچھ لوگوں کے ہاتھوں میں ہے اس سے ناامید ہو جائے۔

(۳۰) وَ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُهٗ مَا لَا یَعْنِیْهِ

اسلام کی ایک خوبی یہ ہے کہ انسان لایعنی باتوں کو چھوڑ دے۔

(۳۱) لَیْسَ الشَّدِیْدُ بِالصُّرَعَةِ اِنَّمَا الشَّدِیْدُ الَّذِیْ یَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ

پہلوان اسے نہیں کہتے جو مدِمقابل کو پچھاڑ دے دراصل پہلوان وہ ہے جو غصہ میں اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔

(۳۲) لَیْسَ الْغِنٰی مِنْ کَثْرَةِ الْعَرَضِ اِنَّمَا الْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ۔

امیری مال کی کثرت سے نہیں ہے بلکہ دل کے غنی ہونے کا نام غنا ہے۔

(۳۳) اَلْحَزْمُ سُوْءُ الظَّنِّ

دور اندیشی بدگمانی پیدا کرتی ہے۔

(۳۴) اَلْعِلْمُ یَحِلُّ مِنْهُ صَدٌّ

علم کی وجہ سے کسی چیز میں رکاوٹ

باقی صفحہ ۱۸ پر

ایڈیٹر
مناظر حسین نظر
ٹیلیفون
٦٧٥٤٥

خدام الدین

سالانہ
گیارہ روپے
ششماہی
چھ روپے

جلد ١٠ | ٢٠ ذی الحجہ ١٣٨٤ھ مطابق ٢٣ اپریل ١٩٦٥ء | شمارہ ٤٩

اقلیت کا اکثریت پر غلبہ

غازی خدابخش

منا (حجاز) سے خبر آئی ہے کہ وہاں پاکستانی سفارت خانے کی طرف سے حجاج کے اعزاز میں ایک دعوت استقبالیہ دی گئی ہے جس میں شیر کشمیر شیخ عبداللہ کے علاوہ سعودی عرب کے ممتاز حکام اور راہنما اسلامی کانفرنس میں شریک ہونے والے ممالک کے وفود کے ارکان اور سعودی عرب میں مقیم مسلمان ملکوں کے سفارتی نمائندوں نے شرکت کی۔

الحمد للہ یہ ایک مبارک رجحان ہے کہ دنیائے اسلام کے مفکر سر جوڑ کر اپنے مصائب و آلام کی وجوہ و علل پر غور کرنے لگے ہیں۔ اور انہیں اتحاد و ترقی عالم اسلام کی راہ سوجھی ہے۔ حج کی غرض و غایت اس جذبہ میں مضمر ہے چنانچہ آج سے تقریباً چودہ سو سال قبل رب العزت جل شانہٗ نے متفرق اور منتشر جماعت کو اپنی اور اپنے رسول مقبول ؐ کی اطاعت کی طرف دعوت دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اگر تم بزدلی و نامردی سے بچنا چاہتے ہو اور اپنی اکھڑی ہوئی ہوا کو پھر سے بحال کرنے کے متمنی ہو تو نفاق و انتشار سے احتراز کرو اور ہر طرف سے تکالیف میں گھرے ہوئے ہونے کے باوجود بھی صبر سے کام لو۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ روئے عالم کے مسلمانوں پر کفر کی یلغار برپا ہے۔ کشمیر کے مسلمان ہی غلامی کی زنجیر میں جکڑے ہوئے نہیں بلکہ کل بھارت کے مسلمان بھی بند سلاسل میں پھنسے ہوئے ہیں۔

پنبہ کجا کجا نہم جسم داغدار شد۔ بھارتی عوام کو پاکستان سے جنگ کے لئے تیار رہنے کا پروپیگنڈہ تیز کر دیا گیا ہے۔ وزیر اعظم شاستری۔ وزیر داخلہ مسٹر نندا اور وزیر اطلاعات مسز اندرا گاندھی اور وزیر دفاع مسٹر چون اور ساتھ ہی سابق وزیر دفاع مسٹر کرشنا مینن پاکستان کے خلاف ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ اس کا ایک اور ایک ہی جواب ہے کہ ہم سب متحد ہو جائیں اور اس متحدہ کوشش کے ساتھ سروں سے باندھ کر کفن۔ بنام ربِّ ذوالمنن اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا پر گامزن ہوں۔

فلسطین کے مفتی اعظم الحاج امین الحسینی نے اپنی تقریر میں درست فرمایا ہے کہ دنیا بھر کے مسلم ممالک کشمیریوں کے حق خود ارادیت کی حمایت کریں۔ اور پاکستان کشمیریوں کو ان کا پیدائشی حق دلانے کے لئے جو سرتوڑ کوشش کر رہا ہے اس میں پاکستان کی امداد کریں۔

اسی طرح اتفاق و اتحاد کے ساتھ کفر کے مقابلے میں ہم سینہ سپر رہے تو فلسطین و قبرص کے مسلمانوں کے مصائب بھی انشاء اللہ رفع ہو جائیں گے۔ پاکستان کے سفیر مسٹر عبدالفتح میمن نے کہا ہے کہ پاکستان خاموشی کے ساتھ عالم اسلام کے اتحاد و ترقی کے لئے کام کرنا چاہتا ہے۔ واقعی ہماری متفقہ سعی ہی کامیابی پر منتج ہوگی۔

بھارت نے اگر آج شیر کشمیر شیخ محمد عبداللہ اور ان کے ساتھیوں کے پاسپورٹ منسوخ کر دیئے ہیں تو یہ اس کا غیر دانشمندانہ فعل ہے۔ ہمیں اس سے ہراساں ہرگز نہ ہونا چاہیئے۔ ہمیں بھروسہ صرف اپنے خدائے قدوس پر کرنا چاہیئے۔ ہمارے لئے وہی کافی ہے۔ ہمیں معلوم ہے کہ امریکہ و برطانیہ جیسی طاقتیں بھارت کی پشت پناہی کر رہی ہیں۔ اور ایٹمی طاقت سے ہمیں مرعوب کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن مسلمان نہ کبھی اسلحہ سے خوفزدہ ہوا اور نہ کسی اکثریت سے ڈرا۔ وہ جانتا ہے کہ انگریز پر بھروسہ کرنا سراسر بیوقوفی ہے۔ لارڈوں کی آنکھ ہمیشہ مروت و ہمدردی سے خالی رہی ہے۔

تکیہ بر انگلیس کردن ابلہی است
کز مروت چشم گردانش تہی است

ہم تھوڑے تھے تو بہتوں پر بھی غالب آتے رہے۔ ہماری نگاہ کبھی اپنے اسلحہ پر نہ پڑی۔ ہم جب بھی فتح سے ہمکنار ہوئے ہم نے نصرتِ الٰہی پر بھروسہ کیا۔

آج بھی اقبالؒ ہمیں کہہ رہا ہے:

آ تجھ کو بتاؤں میں تقدیر امم کیا ہے
شمشیر و سناں اول طاؤس و رباب آخر

آج بھی منافقت سے کنارہ کش ہو کر اسلامی انقلاب کی تڑپ اور جذبہ ہمارے اندر پیدا ہونا چاہیئے۔ واقعی اس نے درست فرمایا۔

جس میں نہ ہو انقلاب موت ہے وہ زندگی
روح امم کی حیات کشمکش انقلاب

طاؤس و رباب کے ثقافتی شو اور عریاں ڈانس سے ہم گریز کریں۔ وزارتوں کی ہوس سے منہ موڑ کر کہیں کہ:

یہ غلط کہ کام آئے تیری عقل مصلحت بیں
کہ حنین و بدر و خندق ہیں جنوں کی جلوہ گاہیں

ورنہ یورپ کی اقوام تو قدیم سے ہمارے خلاف ہیں وہ ہم سے کبھی راضی نہیں ہو سکتیں۔ راضی ہوں گی تو اس وقت راضی ہوں گی جب ان کی ملت کی پیروی کریں گے۔ اپنے اسلام کو خیرباد کہیں گے۔ ان کی تہذیب اور ان کی بود و باش اختیار کریں گے۔ ان

(باقی صفحہ ٦ پر)

خطبہ جمعہ - ۱۳ ذوالحجہ ۱۳۸۴ھ ۱۶- اپریل ۱۹۶۵ء

اُمّتِ مُسلمہ اپنا فرض پہچانے

از ــــ حضرت مولانا عبیدُ اللہ انور صاحب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ - بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط
کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ ط

ترجمہ:۔ تم سب امتوں سے بہتر ہو جو لوگوں کے لئے بھیجی گئیں۔ اچھے کاموں کا حکم کرتے ہو اور بُرے کاموں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو۔

حاشیہ شیخ الاسلامؒ

اے مسلمانو! خدا تعالٰے نے تم کو تمام امتوں سے بہترین اُمت قرار دیا ہے۔ اس کے علم ازلی میں پہلے سے یہ ہی مقدر ہو چکا تھا۔ جس کی خبر بعض انبیائے سابقین کو بھی دے دی گئی تھی کہ جس طرح نبی کریم جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام نبیوں سے افضل ہوں گے آپ کی امت بھی جملہ امم اور اقوام پر گوئے سبقت لے جائے گی۔ کیونکہ اس کو سب سے اشرف و اکرم پیغمبر نصیب ہوگا۔ اکدوم و اکمل شریعت ملے گی۔ علوم و معارف کے دروازے اس پر کھول دیئے جائیں گے۔ ایمان وعقل و تقوٰی کی تمام شاخیں اس کی محنت اور قربانیوں سے سرسبز و شاداب ہوں گی۔ وہ کسی خاص قوم و نسب یا مخصوص ملک و اقلیم میں محصور نہ ہوگی۔ بلکہ اس کا دائرہ عمل سارے عالم کو اور انسانی زندگی کے تمام شعبوں کو محیط ہوگا، گویا اس کا وجود ہی اس لئے ہو گا کہ دوسروں کی خیرخواہی کرے اور جہاں تک ممکن ہو انہیں جنت کے دروازوں پر لا کر کھڑا کر دے۔"

خیر امت کہنے کی وجہ

سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو "خیر امت" اس لئے کہا گیا ہے کہ اس کو جو دستور العمل دیا گیا، زندگی کا جو ہدایت نامہ اس کے سپرد کیا گیا اور جس جامع و اکمل اور غیر متبدل قانون کی تابعداری کا حکم اس امت کو دیا گیا وہ بھی سابقہ تمام قوانین سے بہتر، ازلی، ابدی اور امٹ قانون ہے۔ یہ قانون (قرآن حکیم) فلاحِ دارین کا یقینی راہنما اور واضح ہدایت نامہ ہے۔ چنانچہ ایسے قانون کے تبع ایسے اعلٰی و ارفع نظام حیات کے پیروکار اور اس قدر بے مثال قانون پر عمل کرنے والے "خیر امت" ہی کہلا سکتے ہیں۔

خیر اُمّت کا فریضہ

چونکہ یہ امت سب امتوں سے بہتر اور جامع و اکمل دستورِ زندگی اپنے پاس رکھتی ہے، اسے سب سے زیادہ نیک و پارسا اور تقوٰی شعار بن کر تمام دنیا پر اپنی برتری ثابت کرنا ہے اس لئے اس پر لازم ہے کہ یہ تمام دنیا کو بہتر بننے کی ترغیب دے، لوگوں کو بہتر بنائے اور نہ صرف خود کو برائیوں سے بچائے بلکہ دوسروں کو بھی برائیوں سے بچائے گویا اس امت کے افراد کا فرض ہے کہ وہ بھی اصلی، کھرے اور سچے مومن بنیں اور دوسروں کو بھی دین کی دعوت دیں اور انہیں اپنے رنگ میں ڈھال کر ایماندار اور پرہیزگار بنائیں۔ دوسرے الفاظ میں خود نیک اور تقوٰی شعار بننے کے بعد اللہ کی دین کی طرف دعوت دینا اس امت کا اولین فریضہ ہے۔

دعوت کا اثر

برادران عزیز! ہمارا ایمان ہے کہ بُرائی خواہ پوری طرح جڑیں پکڑ چکی ہو، کفروشرک نے دلوں میں چاہے کیسی ہی تاریکی کیوں نہ پھیلا دی ہو انسان اپنی انسانیت سے کتنا ہی کیوں نہ گزر گیا ہو اور حق و باطل میں امتیاز کی طاقتیں اس کے اندر کتنی ہی مردہ کیوں نہ ہو گئی ہوں۔ حق بہرحال اپنی جگہ حق ہی رہتا ہے اور اسے ایمان و اخلاص کے ساتھ جب بھی پیش کیا جائے یہ اپنا اثر دکھائے بغیر نہیں رہتا۔ بالآخر رنگ لا کر رہتا ہے اور سخت سے سخت منکروں کے سر بھی اس کے آگے جھک جاتے ہیں۔ بڑے سے بڑے مخالف بھی دعوت حق کی تحریک کے سامنے سپر ڈال دیتے ہیں۔ اور یہ تحریک کسی طاقت کے روکے سے ہرگز نہیں رکتی۔

دعوتِ حق کے ہتھیار

ظاہر ہے کہ جب کوئی شخص میدان میں نکلتا ہے۔ اور حق کو غالب کرنا چاہتا ہے تو اس کے پاس کچھ ہتھیار بھی ہونے چاہئیں۔ دعوت حق دینے والے کے لئے سب سے بڑا ہتھیار اللہ کی ذات پر پورا ایمان و یقین اور بھروسہ ہے۔ اس کے بعد شجاعتِ قلب، جرأتِ لسان، زور آور دست و بازو اور بے پناہ قوتِ برداشت اس راہ کے دوسرے ہتھیار ہیں۔ جو دعوت دینے والا ان ہتھیاروں سے لیس ہو کر اور صبر

کی ڈھال ہاتھ میں لے کر میدانِ عمل میں اترے گا اور اس عزم و یقین سے آگے بڑھے گا کہ خواہ کچھ ہی پیش آئے اور خواہ کیسی ہی زحمتیں اور مشکلات سنگِ راہ ہوں مگر وہ اپنے مشن کو سنبھالے رہے گا تو وہ یقیناً کامیاب ہو گا اور منزلِ مراد بڑھ کر اس کے قدم چومے گی۔"

ماضی کی شہادت

برادرانِ محترم! اپنے ماضی پر نظر دوڑائیے اور دیکھیے کہ فاران کی چوٹیوں سے مکہ کا یتیم جب دعوتِ حق کی صدا لے کر اٹھتا ہے تو اس وقت زمانے کی کیا حالت تھی؟ مولانا حالی مرحوم نے اس حالت کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچا ہے ؎

چلن ان کے جتنے تھے سب وحشیانہ
ہر اک لوٹ اور مار میں تھا یگانہ
فسادوں میں کٹتا تھا ان کا زمانہ
نہ تھا کوئی قانون کا تازیانہ
وہ تھے قتل و غارت میں چالاک ایسے
درندے ہوں جنگل میں بیباک جیسے
نہ ٹلتے تھے ہرگز جو اڑ بیٹھتے تھے
سلجھتے نہ تھے جو جھگڑ بیٹھتے تھے
جو دو شخص آپس میں لڑ بیٹھتے تھے
تو صدہا قبیلے بگڑ بیٹھتے تھے
بلند ایک ہوتا تھا گر واں شرارہ
تو اس سے بھڑک اٹھتا تھا ملک سارا

خونخواری

جو ہوتی تھی پیدا کسی گھر میں دختر
تو خوفِ شماتت سے بے رحم مادر
پھرے دیکھتی جب تھی شوہر کے تیور
کہیں زندہ گاڑ آتی اس کو تھی جا کر
وہ گود ایسی نفرت سے کرتی تھی خالی
جنے سانپ جیسے کوئی جننے والی

جوا بازی اور شراب خوری

جوا ان کی دن رات کی دل لگی تھی
شراب ان کی گھٹی میں گویا پڑی تھی
تعیش تھا، غفلت تھی، دیوانگی تھی
غرض ہر طرح ان کی حالت بری تھی

اب اس حالت کا جائزہ لیجیے عربوں کی زندگی اور ان کی فطرت کا مطالعہ کیجیے۔ اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزیمت اور قرآن کی معجزانہ تعلیم کا اثر دیکھیے کہ کس طرح سارے عرب کی کایا پلٹ جاتی ہے۔ اور حیوانوں سے بدتر اور درندوں سے زیادہ خونخوار قوم کیونکر انسانیت کی معلم بن جاتی ہے یقیناً یہ سب کچھ دعوتِ حق کا اثر تھا۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان معجز بیان کا کرشمہ تھا۔ نگاہِ نبوت کی تاثیر تھی اور تعلیم قرآن کا فیضان تھا۔

پھر یہی دعوتِ حق کی قرآنی تحریک جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض یافتگان دنیا کے سامنے لے کر گئے تو انہوں نے سارے زمانے میں انقلاب برپا کر کے رکھ دیا اور بقول نپولین بونا پارٹ عرب کے بدوؤں اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیواؤں نے آدھی صدی میں آدھی دنیا پر اسلام کا پھریرا لہرا دیا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

برادرانِ اسلام!

ہمارا ایمان ہے کہ آج بھی ہمارے ہاتھوں میں وہی قرآن عزیز موجود ہے جو تقریباً پونے چودہ سو سال سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت موجود تھا۔ اس میں ذرہ برابر کمی بیشی نہیں ہوئی اور نہ قیامت تک ہو گی۔ اس کے اندر آج بھی وہی تاثیر موجود ہے جو خیر القرون میں تھی اور قیامت تک باقی رہے گی۔ ہمارا یہ بھی یقین ہے کہ اس پر عمل کرنے والوں کی امداد کے جو وعدے خالقِ کائنات نے پونے چودہ سو سال پہلے کئے تھے آج بھی اسی طرح موجود ہیں اور ان میں رائی برابر فرق نہیں آیا لیکن بدقسمتی سے ہم مسلمان وہ مسلمان نہیں رہے اور ہمارا ایمان و یقین وہ نہیں رہا جو پونے چودہ سو سال پہلے خیر القرون میں تھا۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمان ذلیل و خوار اور زبوں حال ہیں۔ اور عالمِ اسلام پر نکبت و ادبار کی گھٹائیں ہمارے اپنے ہی اعمال کا نتیجہ اور قرآن کریم سے غفلت کا لازمی ثمرہ ہیں۔

آجکل نوجوانوں کی حالت

کس قدر شرم و غیرت کا مقام ہے کہ آج کا نوجوان علماء پر تو اعتراض کرتا ہے، عالمِ غیب کے واقعات سن کر اس کے دل میں شکوک و شبہات پیدا ہوتے ہیں، مذہبی خیالات و اعتقادات کو وہ دقیانوسی قرار دے دیتا ہے۔ اُسے اللہ کے بندوں اور دین خداوندی کے پرچار کرنے والوں میں معقولیت نظر نہیں آتی اور وہ ان کا ٹھٹھا مذاق اڑانے میں فخر محسوس کرتا ہے مگر اس دور کی بے حیائیوں اور خرافات کو بُرا کہنے اور ان کی تردید کرنے کی اُسے ہمت نہیں ہوتی۔ عورتیں بے حیائی اور عریانی کا مظاہرہ کرتی پھریں، زنا کا بازار گرم رہے، بھوک اور افلاس کھُل کھیلتے رہیں، اغوا، قتل، چور بازاری، ملاوٹ اور نہتے اور مجبور انسانوں پر ظلم اور زیادتیوں کی وارداتیں ہوتی رہیں، عورتیں عصمتوں کے بھاؤ چکاتی پھریں اور مرد ہوٹلوں میں منہ کالے کرتے رہیں۔ ان سب بدتہذیبیوں اور بدتمیزیوں کے لیے آج کے معاشرہ میں جگہ ہے مگر خدا کے مقدس بندوں کی تعلیم کیلئے اس معاشرہ میں کوئی گنجائش نہیں اور خدائی تہذیب کے لیے دروازے اس صدی میں بند ہیں۔

ہوش میں آؤ

اے اللہ کے بندو! ہوش میں آؤ۔ آج اس دنیا کو آئینی دنیا مانتے ہو۔ یہ قوانین کی دنیا ہے۔ علم کا چرچا زوروں پر ہے لیکن اس کے باوجود جو قانون بھی بنتا ہے ترمیم و تنسیخ کا شکار ہوتا ہے اور دنیا اس کے بخیئے ادھیڑ کر رکھ دیتی ہے۔ دنیا کا کوئی قانون اور دستور ایسا نہیں جس میں ردوبدل اور ترمیم نہ ہوئی ہو اور کوئی قانون ایسا نہیں جو ترمیم و تنسیخ کی دستبرد سے محفوظ رہ سکے۔ چنانچہ اس

حقیقت کو سامنے رکھ کر آپ اپنے آئینی دماغ کی کمزوری اور مجبوری پر غور کیوں نہیں کرتے اور کس لئے اس بات کا اقرار نہیں کرتے کہ مخلوق کا دماغ بہر حال مخلوق کا دماغ ہے فانی انسانوں کا دماغ ہے اور یہ ہمیشہ کے لئے باقی نہیں رہ سکتا۔

باقی کا قانون

اس کے مقابلہ میں اس شخص کا پیش کیا ہوا باقی کا قانون ہمیشہ اور ابد تک باقی رہنے والا قانون دیکھو جو ایک بیوہ ماں کے گھر کا چراغ بنتا ہے۔ جس کو یتیم سمجھ کر ایک غریب گھرانے کی دائی دودھ پلانے کے لئے لے جاتی ہے اور وہ اسی بے سروسامانی میں پلتا ہے۔ غربت میں پرورش پاتا ہے۔ چند دن میں ماں کا سایہ سر سے اُٹھ جاتا ہے۔ دادا کا انتقال ہو جاتا ہے۔ کوئی لکھانے پڑھانے والا نہیں، جس ملک میں پیدا ہوئے وہ تہذیب و تمدن سے ایسا دور جو لکھنے پڑھنے ہی کو عیب سمجھے۔ لیکن جب وہ قانون دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے۔ بطحا کے سنگریزوں پر بیٹھ کر دنیا کو اس قانون کی تعلیم دیتا ہے تو مادی اسباب کے فقدان کے باوجود یہ قانون قیامت تک کے لئے وسیلۂ نجات اور ہدایت نامۂ حیات قرار پاتا ہے اور آج تک ۱۴ سو سال میں اس قانون نے کوئی ترمیم قبول نہیں کی۔ آج بھی یہ بغیر کسی لفظ اور اعراب کے تغیّر و تبدّل کے اسی طرح باقی اور موجود ہے جس طرح کہ روز اوّل تھا اور قیامت تک باقی رہے گا۔

مقام افسوس

کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ آج کل کی پڑھی لکھی دنیا، ڈپلومیسی اور بے ایمانی کی دنیا اپنے تمام عجز اور درماندگی کے باوجود اسلام کی اس برتری کا اعتراف نہیں کرتی۔ بلکہ جھوٹی تاویلوں اور شرارت آمیز پروپیگنڈے کے بل بوتے پر اپنی تہذیب کی کمزوریوں کو چھپاتی اور صدہا قسم کے جھوٹ بولتی ہے، اور اپنی چرب زبانی اور جھوٹے پروپیگنڈے کے زور میں اسلامی قوانین کی خوبیوں کو دبانا اور چھپانا چاہتی ہے۔

لیکن

ہمارا یقین ہے کہ خدائی قانون اور باقی کا ہمیشہ باقی رہنے والا قانون نکھرتا نکھرتا اور پھیلتا چلا جائے گا اور تا ابد باقی رہے گا۔ اسے نہ کوئی مٹا سکتا ہے اور نہ یہ کسی قسم کی ترمیم و تبدیلی کا شکار ہو سکتا ہے۔

ضرورت

صرف اس امر کی ہے کہ امتِ مسلمہ اپنا فرض پہچانے، اپنے اندر خیرِ امت کے اوصاف پیدا کرے اور دعوت حق کے ہتھیاروں سے لیس ہو کر میدان میں نکلے تاکہ یہ قانون خیر القرون کی طرح عملی زندگی میں بھی چمکتا، دمکتا نظر آئے لیکن ؎

تر کِ مال و ترکِ جان و ترکِ سر
در طریق عشق اوّل منزل است

کاش ہم اس شعر کی عملی تفسیر بن سکیں۔

ادارہ خدام الدین نے فیصلہ کیا ہے کہ رئیس التبلیغ شیخ وقت حضرت مولانا محمد یوسف صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں ایک خاص نمبر ترتیب دیا جائے چنانچہ ۱۲ مئی ۱۹۶۵ء کا شمارہ

"حضرت جی نمبر" ہو گا۔

تبلیغی حضرات اور حضرت جی رحمۃ اللہ علیہ کے متوسلین سے درخواست ہے کہ وہ اپنے مضامین یا حضرت رحمۃ اللہ کی تقاریر جو بھی ان کے پاس ہوں ۵ مئی ۱۹۶۵ء سے قبل ایڈیٹر خدام الدین کے نام ارسال فرما کر عند اللہ اور عند الناس ماجور ہوں

ایجنٹ حضرات جلد از جلد آرڈر بک کروا دیں۔

(ادارہ)

بقیہ :- اداریہ

کے تمدن میں رنگے جائیں گے۔ ان کے کاسہ لیس بنے رہیں گے، ان کے در پر گدائی کرتے رہیں گے، ان کے ہر دجّال کے سامنے دستِ سوال دراز کرتے رہیں گے۔

اور اگر ایک اور صرف ایک خدا سے ڈرے تو ان تمام دنیاوی خداؤں سے نڈر ہو جائیں گے، اس وقت اتفاق و اتحاد کی اشد ضرورت ہے۔ ایک خدا کی پرستش کرنے والے بن جائیں۔ بس اسی کے سامنے سربسجود ہوں۔ پھر دیکھیں جماعت پر کس طرح اللہ کا ہاتھ ہوتا ہے۔ خدا فرشتوں کے لشکر بھی تمہارے ساتھ کر دے گا اور فرشتوں کے اتنے لشکر ہیں کہ اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ آخر میں دعا ہے :-

سر کفر توڑنا ہے مجھے اے خدا عطا کر
کسی غزنوی کے بازو کسی غزنوی کی باہیں

علما اور مذہب اسلام کی توہین کرنے والے

شیطان کے دوست ہیں

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ کسی مومن مرد اور مومن عورت کے لئے جائز نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی بات کا فیصلہ کر دیں تو وہ اپنی رائے کو اس میں دخل دے اور جو ایسا کرے گا وہ کھلی گمراہی میں ہے۔ (سورۃ الاحزاب)

چنانچہ جس قدر مخالفین نے رسولوں کی مخالفت اور توہین کی اور رسولوں کا مذاق اُڑایا خدا تعالیٰ نے ہمیشہ انہیں مہلت دی اور بدلہ لیا۔ اور فرمایا "کہ وہ لوگ جو مخالفانہ سرگرمیوں میں مصروف رہتے ہیں یا اسلام کی مخالفت کرتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب کی سزا ہو گی" (سورۃ انبیاء)

کفار مکہ مشرکین نے رسولوں کا مذاق اُڑایا وہ بھی عذاب الٰہی میں مبتلا ہوئے۔ فرعون اور اس کے ساتھیوں نے موسیٰ کا مذاق اڑایا جس کے نتیجے میں ان کو تباہ و برباد کر دیا گیا۔ غرض جب ان کے پاس رسول کھلے دلائل لے کر آئے تو وہ اپنی علمی قابلیت پر بہت نازاں ہوئے اور رسولوں کا جو مذاق وہ اُڑایا کرتے تھے وہی ان پر الٹ پڑا۔ (حٰم السجدہ) بے شک اللہ تعالیٰ نافرمان اور مغرور

حضرت قاضی صاحب مدظلہ العالی کا

واہ کینٹ میں

درسِ قرآن

گذشتہ سے پیوستہ

(۲)

منعقدہ ۲۸ - مارچ ۱۹۶۵ء

مرتبہ :- محمد سلیمان قادری

اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ط

بے شک وہ لوگ جو اللہ سے ڈرتے ہیں - جب شیطان ان کو کوئی چٹکی لگا گیا - شیطان کا جھونکا لگ گیا - تَذَكَّرُوْا ، فوراً چونک پڑتے ہیں - یہ کیا ہو گیا فوراً اللہ کی یاد میں لگ جاتے ہیں لاحول ولاقوۃ - استغفر اللہ پڑھتے ہیں وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا اور اپنے کئے پر اڑے نہیں رہتے بلکہ فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ۰ فوراً سنبھل جاتے ہیں - اپنے آپ کو سنبھال لیتے ہیں - ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں - جس طرح دوستو! ہم بازار میں جا رہے ہوں یا گھر میں ہوں - کہیں کیلے کے چھلکے پر سے پھسل جائیں تو کیا وہاں ہی لیٹ جاتے ہیں یا سنبھل جاتے ہیں ؟ - فوراً چونک جاتے ہیں - پہلے سے زیادہ ہوشیار ہو جاتے ہیں - اسی طرح اللہ کے نیک بندے جب انہیں شیطان کا کوئی جھونکا لگ جاتا ہے تو فوراً اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مجھے یاد کیا - سنبھل گیا - فوراً اللہ تعالیٰ سے گناہ معاف کرایا - اپنے کئے پر ڈٹے نہیں - غلطی گناہ تو سب سے ہوں گے - سوائے انبیاء کرام ، کوئی تھوڑے گناہ کا مرتکب ہے کوئی زیادہ کا - کوئی بندوں کے حقوق ضائع کر رہا ہے اور کوئی حقوق اللہ کو صحیح طور پر نہیں ادا کرتا - اللہ تعالیٰ ہم سب کو بچائے اپنی نافرمانی سے اور ہمارے گناہ معاف فرمائے - جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہے گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں - اس لئے ختم کا مفہوم ہے کہ گناہ کرتے کرتے اس کا دل ایسا سیاہ ہو جاتا ہے کہ پھر ہدایت کی طرف نہیں آتا مثلاً ہم میں کسی آدمی نے ایک نماز چھوڑ دی - سنبھل گیا تو بہتر ورنہ شیطان اپنا جال بچھائے گا اور اس کے کانوں میں اس کی گمراہی کی باتیں پھونکتا رہے گا یہاں تک کہ چلو بھائی جمعہ کی نماز پڑھ لیں گے - اب دیکھا اس سے روزانہ کی پانچ نمازیں چھڑوا کے جمعہ پر لے آیا - اب کی بار جمعہ پر کسی پارٹی میں چلا گیا - یا کوئی فنکشن آ گیا ، یا طبیعت ناساز ہو گئی - جمعہ بھی رہ گیا - دیکھا - اب دن بدن پیچھے لے جا رہا ہے - یہاں تک کہ چلو بھائی عید پر پڑھ لیں گے - کرتے کرتے اسے پورا گمراہ کر دے گا -

اور ایک وہ بھائی ہے کہ اگر ایک نماز رہ گئی - فوراً محسوس کیا اور ساتھ ہی طبیعت ناساز ہو گئی - طبیعت پر بوجھ پڑا - فوراً رجوع الی اللہ کیا - یہ تو کامیابی کی نشانی ہے -

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ جو ہمارے عقیدہ کے مطابق دسویں صدی ہجری کے مجدد گزرے ہیں بہت بڑے امام وقت تھے - آپ نے کافی تصانیف فرمائیں - تفسیر جلالین ، در منثور ، تفسیر اتقان وغیرہ آپ کی ایک دفعہ تہجد کی نماز رہ گئی - حضرت انور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے انوار الباری میں اس کا ذکر کیا ہے - کہ آپ کو بخار ہو گیا - دیکھا بدن اتنا مانوس ہو چکا تھا - اللہ کی عبادت سے کہ نقطہ سووا نہ بیٹھ سکا - نماز کے چھوٹ جانے سے بدن پر اثر ہو گیا - اس پچھلے دور کے ہمارے اکابر رحمۃ اللہ علیہ کا یہی حال تھا - ہم سب بزرگوں کا ادب احترام ہیں - ہمارے نزدیک سب اللہ کے نیک بندے ہیں - خواہ وہ کسی کے سلسلے سے تعلق رکھتے ہیں - ہم سے سب اچھے تھے - لیکن جن بزرگوں کو ہم نے دیکھا - جن سے ہمیں فائدہ ہوا - ہمارا انسانی فرض ہے کہ تحدیث نعمت کے طور پر ان کا ذکر کریں - ویسے ہمارے نزدیک سب بزرگ ہستیاں قابل احترام ہیں - اس پچھلے دور کی تین ہستیاں بہت اونچے اور قابل درجے کی گزری ہیں - حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی قدس سرہٗ العزیز مولانا عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ اور حضرت امام الاولیاء لاہوری رحمۃ اللہ علیہ - یہ اس دور کے چوٹی کے انسان تھے - ان کی قدر نہ اس وقت ہمیں تھی - اور نہ اب ہے اور نہ آئندہ ہو گی - سو سال کے بعد ان کی دید کے لئے ترسیں گے - افسوس کریں گے - میں ان دنوں حضرت رائے پوری کی سوانح حیات پڑھ رہا ہوں بھائی محمد اکرم صاحب نے عنایت فرمائی ہے - اس میں ایک عجیب واقعہ میں نے پڑھا ہے - آپ بھی

سن لیں۔ حضرت رائے پوری رح چودہ سال تک حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے زیر نظر رہے۔ بدن کے کسی تقاضے کو پورا نہ کیا۔ نہ ہی کھانے کی پرواہ کی۔ چودہ سال کا عرصہ ایک کمبل میں گزار دیا۔ شیخ کی خدمت کی۔ دل پر نقطہ سودا نہ آنے دیا۔ نیک بندوں کے دل پر ذرا سی بوُ بھی گزرے جائے۔ سارا سارا دن پریشانی میں اور ساتھ ذکر اللہ میں گزارتے اللہ تعالیٰ آپ کو علمائے حق کی صحبت نصیب فرمائے۔ اللہ والے سب سے پہلے دل کو صاف کرنے کا طریقہ بتلاتے ہیں۔ چونکہ دل برتن ہے۔ اسے اللہ کے ذکر کے ساتھ آباد کرو تو شیطان نہیں آ سکتا۔ اسی لئے لطیفہ قلبی بتاتے ہیں یہ سلطان الاذکار ہے۔ آہا۔ علم کے لئے دو راستے ہیں اور تیسری چیز مرکز ہے سمع اور بصر دو راستے ہیں۔ کوئی چیز ہم آنکھوں سے دیکھتے ہیں تو پھر دماغ میں آتی ہے۔ کانوں سے سنتے ہیں تو دل تک پہنچی ہے۔ ان کے کفر کی وجہ سے ان کے ہدایت کے دروازے بند ہو چکے ہیں۔ ان کے بند ہونے سے اب بات دل تک پہنچتی نہیں۔ اس لئے دل کو ہدایت سے خالی پا کر شیطان بسیرا کر لیتا ہے اور زیادہ گمراہی کی طرف لے جاتا ہے۔ شاہ عبدالقادر صاحب فرماتے ہیں کہ یہ قابل اصلاح نہیں ہیں۔ انہوں نے پہلے کفر کیا تو پھر اللہ تعالیٰ نے اوپر سے مہر لگا دی۔

کانوں سے اللہ کے دین کی بات کو نہیں سنتے ——— !

جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِیْٓ اٰذَانِهِمْ حضرت نوح علیہ السلام ۹½ سو سال تک قوم کی ہدایت کی طرف بلاتے رہے فرمایا اِنِّیْ دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَیْلًا وَّ نَهَارًا اے اللہ میں نے رات کو اور دن کو ان کو دعوت دی مگر یہ مجھ سے بھاگتے ہی رہے۔

وَاِنِّیْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِیْٓ اٰذَانِهِمْ

اے اللہ جب میں ان کو بلاتا۔ یہ کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتے۔ تاکہ نبی علیہ السلام کی بات سنائی ہی نہ دے۔

آج بھی ایسے کئی بدنصیب ہیں جو سب باتیں سنتے ہیں لیکن دین کی بات نہیں سنتے بلکہ پسند ہی نہیں کرتے۔ اللہ تعالےٰ سب کو معاف فرمائے۔ ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگا دی اور ان کی آنکھوں پر ایک خاص قسم کا پردہ ہے۔ ان آنکھوں سے ناول پڑھ لیں گے قرآن نہ پڑھیں گے انہیں سینما نظر آ جاتا ہے۔ مسجد نہیں نظر آتی۔ ریڈیو سن لیتے ہیں۔ آذان نہیں سن سکتے۔ ہم بڑے پُر خطر دور سے گزر رہے ہیں۔ میرے بزرگو! اپنے گھروں کو اس ریڈیو کی لعنت سے پاک کرو۔ اپنے ہاتھوں اپنے اہل و عیال کو کیوں غرق کرتے ہو۔ قرآن کا ارشاد ہے۔

قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِیْكُمْ نَارًا

اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو جہنم کے عذاب سے بچاؤ۔ ریڈیو رکھنے سے گھر میں گمراہی آ جاتی ہے۔ سینما اور ریڈیو ہمارے معاشرے کی تباہی کا باعث ہیں۔ آج اگر سینما اور ریڈیو کی لعنت سے محفوظ رہیں تو ۷۵ فی صدی ہمارے معاشرہ کی اصلاح ہو سکتی ہے۔ جہاں ریڈیو پہنچا حیا، نکل گیا، کیا کیا جائے۔ ہم تو ریڈیو میں کھو گئے۔ ارے خدا کے بندے، خود اپنے خدا سے باتیں کہ، نا، قرآن کا حکم ہے۔

لَا یَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ط

اللہ تعالیٰ سب کو سمجھ کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمارے بھائی ریڈیو سے کس طرح قرآن سنتے ہیں۔ رضائی اوڑھے بیٹھے ہوتے ہیں۔ ابھی ابھی داڑھی صفا کی، ابھی صابن لگا ہوا ہے۔ منہ سے سگریٹ کے کش لگا رہے ہیں۔ اور ادھر قرآن پڑھا جا رہا ہے۔ اور یہ صاحب سن رہے ہیں۔ یہ کوئی طریقہ ہے یا یہ ادب ہو رہا ہے۔ کلام مجید کا، قرآن سننے بیٹھیں تو رونگٹے کھڑے ہو جائیں اس کلام مجید کو عیسائی سنتے تو ان کی آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑیاں بہنے لگتیں اور قرآن سن کر ایمان لے آتے تھے۔

وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْیُنَهُمْ تَفِیْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ط

ادھر ہمارا یہ حال ہے کہ ابھی قاری صاحب تلاوت ختم کرتے ہیں مائیکروفون گرم ہی ہوتا ہے کہ چلو قاری صاحب آپ کو چھٹی۔ پیچھے سے نکہت آرا آ جاتی ہے۔ نعتیں یا اور کوئی کلام نہیں بلکہ ایسے فحش گانے گائے جاتے ہیں۔ جن کو یہاں دہرانا گناہ ہے۔ جاتے جاتے میرے کانوں میں بھی ان کی آواز پڑتی ہے۔ میں جب گھر جاتا ہوں ظہر کا وقت قریب ہوتا ہے۔ گلیوں سے گزرنا پڑتا ہے۔ ہر طرف ٹال ٹال کا آواز آتا ہے۔ چونکہ بابو صاحب اسی وقت دفتر سے آتے ہیں کھانا کھانے بیٹھتے ہیں۔ لیکن ریڈیو کا گانا سننے کے بغیر ان کو روٹی کا مزا کب آتا ہے۔ کھانا ہضم ہی نہیں ہوتا جی پھر خوب دل کی جلن نکالتے ہیں خوب اونچا کر کے سنتے ہیں۔ ریڈیو کا شور اتنا ہوتا ہے کہ آذان سنائی نہیں دیتی۔

وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِیْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ○

کفار مکہ کہتے کہ جب قرآن پڑھا جائے غلغلہ مچا دو تاکہ قرآن کی آواز سنائی نہ دے۔ یہ بھی ان ہی کی ڈیوٹی ادا کرتے ہیں۔ ریڈیو اتنا بلند کرو کہ کوئی آذان نہ سن سکے۔ ہماری بچیاں سب سنتے ہیں۔ اب تو مولویوں کے گھر میں ریڈیو رکھے ہیں۔ مولوی صاحب یہ شیطانی چرخہ کس لئے رکھا ہے؟ جی میں نے لڑکے کو قاری باسط کی تلاوت سنانا چاہتا ہوں۔ ارے لڑکے کو تو تلاوت سناتا ہے۔ بیوی کو کیا سناتے ہو باسط کو چھوڑو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن سنو۔ خود پڑھو۔

نہیں آتا تو کوشش کرو ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا جو قرآن مجید کو روانی تیزی کے ساتھ باسانی پڑھے اس کو ایک ثواب ملے گا اور جو قرآن کو رک رک کر ، نہ آئے پھر بھی کوشش کرے نہ ہجے کرے ۔ جوڑ کرکے پڑھے ۔ حروف کا بار بار اعادہ کرے ۔ نہیں آتا پھر بھی پڑھتا ہے ۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس کو خدا کا کلام بہت اچھا لگتا ہے ۔ ایسے آدمی کو دو اجر ملیں گے ۔ ہم خود کیوں نہ اپنے رب کے کلام پاک کو پڑھیں ۔ اپنی زبان سے پڑھیں اپنے گھروں کو پاک کریں ان خباثتوں سے پھر دیکھیں بڑی برکتیں اور رحمتیں نازل ہوں گی اور ان کی آنکھوں پر ایک خاص قسم کا پردہ ہے ۔

وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ لَهُمْ قُلُوبٌ لَا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَا يَسْمَعُونَ بِهَا أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ ط أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ ۔

بہت سے لوگ جنوں اور انسانوں میں سے ہیں نے جہنم کے لئے پیدا کئے ہیں ۔ ان کے بڑے بڑے دل ہیں ۔ بڑی مضبوط ہڈیاں جسم ہیں ۔ لیکن دل سے دین کی باتوں کو نہیں سوچتے ۔ سارا دن کاروبار کرتے ہیں ۔ لیکن قیامت کی بات نہیں سنتے ۔ نہیں سوچتے سارا دن کاروبار کرتے ہیں ۔ شاہ فاروق سابق شاہ مصر جس کا کبھی سکہ چلتا تھا ۔ جس کے اشارے پر مصر کی حکومت چلتی تھی ۔ جھنڈے لہراتے تھے ۔ لیکن اب جب کہ اٹلی میں وہ مرا ۔ قبر کے لئے زمین کوئی نہیں دیتا تھا ۔ کیا دولت اس کے کام آئی ۔ اللہ تعالے اس کو بخشے ۔ مسلمان بادشاہ تھا ۔ میری مراد اس کی توہین نہیں ۔ میں عبرت کے لئے عرض کر رہا ہوں اور اس کے مقابلے میں ایک وہ محمد علی جوہر ہیں ۔ انگریزی پڑھے تھے ۔ فوت ہوئے لندن میں ۔ اور دفن کئے گئے بیت المقدس میں فرق ہوا نہ ؟ وَعَلٰى أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ایسی نظریں جو حق نہ دیکھ سکیں ۔ ایسے دل جو حق بات سوچ نہ سکیں ۔ ایسے کان جو حق بات سن نہ سکیں أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ یہ مانند چارپایوں کے ہیں بَلْ هُمْ أَضَلُّ بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں ۔ اگر گھوڑے کو ایک چابک مارو ٹھیک چلنے لگ جاتا ہے ۔ ہمارے زمیندار بھائی ، بھینس اگر دودھ نہ دے تو مار مار کر اپنے ہاتھ اس پر ٹھنڈے کرتے ہیں ۔ حرام خوری ۔ چار سیر کھل کھا گئی ہے ۔ اور دودھ نہیں دیتی ۔ اور انسان ، زمین کی نعمتیں ، آسمان کی نعمتیں سب کھا گیا ۔ ساٹھ ستر سال اسی طرح گزار دیئے ۔ اب قبر کے دہانے بیٹھا ہے ۔ پھر بھی خدا کے سامنے سر نہیں جھکاتا ۔ تو بڑا حرام خور کون ہوا ۔ وہ بھینس ہوئی یا ہم ہوئے ۔ أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ یہ میری حقیقت سے بلکہ اپنی حقیقت سے بھی بے خبر ہیں ۔ کھاتے پیتے دنیا کا سارا کاروبار کرتے ہیں ۔ لیکن میری طرف نہیں آتے ۔ اس لئے میں نے ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر مہر لگا دی ہے اور ان کی آنکھوں پر ایک خاص قسم کا پردہ ہے جو دوسروں کو نظر نہیں آتا ۔ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۔ ان کے لئے بہت بڑا عذاب ہے ۔ عذاب کی نوعیت کیسی ہے ؟ ایک سزا بدنی ہوتی ہے ۔ جیسے کسی دوسرے کے بدن کو دکھایا اور ایک ہے روحانی سزا دوسرے کے وقار کو ٹھیس پہنچانا کافر کے لئے عذاب عظیم ہے ۔ کیا سمجھتے ہیں آپ کہ دنیا کی سب سے بڑی طاقتیں آرام میں ہیں ۔ کوئی تو خدا کا منکر ، کوئی حضرت عیسی السلام کو خدا کا بیٹا کہتا ہے ۔ کوئی عین خدا کہتا ہے اور کوئی شریک کرتا ہے ۔ اور آئے دن جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کے درپئے آزار ہیں ۔ آپ کی گستاخی میں لٹریچر شائع کرتے ہیں ۔ کیا وہ آرام کی زندگی بسر کرتے ہیں ۔ دنیا میں چین سے رہ رہے ہیں ۔ اس کے باوجود کہ وہ کافر اور مشرک ہیں اور وہ عیش بھی کر رہے ہیں ؟ نہیں نہیں آپ نہیں سمجھے ۔ ان پر تو نیند بھی حرام ہے ۔

ہر ایک چاہتا ہے کہ دوسرے کو مٹا دے ۔ دوسرے کو تباہ کر دے اور اس کو اڑا دیا جائے یہ بھی عذاب عظیم ہے ۔ اور عذاب عظیم کیا ہوتا ہے ۔ ہاں آخرت کا ابھی باقی ہے ۔ انسانیت کا نام نہیں پایا جاتا ۔ ان میں ۔ اللہ کے منکر ۔ سرکش اور باغی ہیں ۔ اور جو باقی چھوٹے چھوٹے ممالک ہیں ان کا بھی یہی حال ہے ۔ بھائی جسے خدا اپنے دروازے پر نہ جھکائے ، کیا اللہ تعالی اس سے راضی ہو گا ۔ جس سے اپنا ذکر نہ کرائے یہ بھی عذاب ہے ۔ سارا دن جائے بازار کا چکر لگاتا ہے نہیں تھکتا ۔ لیکن مسجد جانے سے اور خدا کے سامنے جھکنے سے تھک جاتا ہے ۔ اللہ جسے اپنے گھر نہ چھوڑے ۔ جسے اپنی کتاب کے قریب نہ پھٹکنے دے ۔ یہ بھی عذاب ہے ۔

بھائی دیکھئے آپ میں سے کوئی ایسا ہے جس نے آج اخبار نہ پڑھی ہو ۔ بلکہ گلی میں جو جوتی مرمت کر رہا ہے اس کے پاس بھی اخبار پڑی ہے لیکن آپ میں سے کتنے ہیں جنہوں نے صبح اٹھ کر تلاوت کی ہو ۔ اپنے رب کے ساتھ ہم کلام ہوا ہو

یعنی میرے بزرگو اور دوستو! جنگ سے ۔ تعمیر سے ۔ کوہستان نوائے وقت کی طرف آیا ۔ لیکن قرآن کی طرف نہ آنے دیا ۔ معلوم ہوا کہ خدا ان سے اتنا ناراض ہے کہ اسے اپنے کلام کو پڑھنے سے روک دیا ۔ اپنے سامنے جھکنے کی توفیق سلب کر لی ۔ آج کہتے ہیں جی ، فلاں سے خدا بہت راضی ہے ۔ اچھا بھائی تجھے کیسے پتہ چلا جناب اس پر دولت برس رہی ہے اتنی کمپنیاں ، اتنے کوٹھیں ۔ اتنی کاریں

باقی صفحہ ۱۴ پر

معاصی کی کثرت کے ساتھ نعمتوں کا ہونا بہت زیادہ خطرناک ہے

حاجی کمال الدین

حضورؐ کا ارشاد ہے کہ جب تو یہ دیکھے کہ حق تعالیٰ شانہٗ کسی گناہ گار پر اس کے گناہوں کے باوجود دنیا کی وسعت فرما رہا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ڈھیل ہے۔ پھر حضورؐ نے یہ آیت شریفہ فلما نسو سے مبلسون تک تلاوت فرمائی۔ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ پس جب وہ لوگ ان چیزوں کو بھولے رہے جن کی ان کو نصیحت کی جاتی تھی تو ہم نے ان پر (راحت کے) ہر قسم کے دروازے کھول دیئے یہاں تک کہ جب وہ ان چیزوں پر جو ان کو ملی تھیں اترانے لگے تو ہم نے ان کو دفعۃً پکڑ لیا۔ پھر وہ حیرت میں رہ گئے۔

یہ آیت شریفہ سورۂ انعام کے پانچویں رکوع کی ہے۔ اوپر سے حق تعالیٰ شانہٗ نے جو معاملہ پہلی امتوں کے ساتھ فرمایا ہے اس کا اجمالی بیان ہے جس کا مختصر ترجمہ یہ ہے (ہم نے اور امتوں کی طرف بھی جو کہ آپ سے پہلے) زمانہ میں ہو چکی ہیں پیغمبر بھیجے تھے) مگر انہوں نے ان پیغمبروں کو نہ مانا (سو ہم نے ان کو تنگدستی اور بیماری) وغیرہ مصائب میں مبتلا کیا اور ان سختیوں کے ساتھ پکڑا تاکہ وہ لوگ ڈھیلے پڑ جائیں اسلئے کہ آفتیں آنے پر اللہ تعالیٰ شانہٗ کو یاد کیا جاتا ہے مگر وہ اس پر بھی اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے (پس جب ان کو ہماری طرف سے سزا پہنچی تھی تو انہوں نے عاجزی کیوں نہ کی) تاکہ ان کی آہ و زاری اور عاجزی اور توبہ سے ان کا قصور معاف کر دیا جاتا (لیکن ان کے دل تو ویسے ہی سخت رہے اور شیطان ان کے (اعمال) بد کو جن میں وہ مبتلا تھے اور ان کی حرکتوں کو ان کی نگاہ میں آراستہ کر کے دکھاتا رہا پس جب وہ لوگ ان چیزوں کو بھولے رہے جن کی ان کو پیغمبروں کی طرف سے نصیحت کی جاتی تھی تو ہم نے ان پر راحت و آرام اور عیش و عشرت کی (ہر چیز کے دروازے کھول دیئے) جس سے وہ عیش پرستی میں خوب مست ہو گئے یہاں تک کہ جب وہ ان چیزوں کے ساتھ جو ان کو دی گئی تھیں خوب اترانے اور اکڑنے لگے تو ہم نے ان کو دفعۃً پکڑ لیا اور ایسا فوری عذاب ایک دم ان پر مسلط کر دیا کہ ان کو اس کا وہم گمان بھی نہ تھا) پھر تو وہ حیرت میں رہ گئے (کہ یہ کیا ہو گیا۔ یہ مصیبت کہاں سے نازل ہو گئی۔ پھر تو ہمارے فوری عذاب سے ظالموں کی بالکل جڑ کٹ گئی اور اللہ کا شکر ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے کہ ایسے ظالموں کی جڑ کٹ گئی۔

حضورؐ نے اس آیت شریفہ کی تلاوت سے حق تعالیٰ شانہٗ کی عادت شریفہ کی طرف اشارہ کر کے تنبیہ فرمائی ہے کہ اللہ کی نافرمانیوں اور گناہوں کے باوجود عیش و عشرت اور راحت کے اسباب کا ہونا بسا اوقات حق تعالیٰ شانہٗ کی طرف سے ڈھیل ہوتی ہے جس کو استدراج کہتے ہیں۔ جس کا قرآن پاک میں اس آیت میں ذکر ہے اور اس کے علاوہ بھی متعدد آیات میں اس پر تنبیہ فرمائی ہے۔ یہ بڑی خطرہ کی چیز ہے۔ اس لئے کہ اس میں اکثر فوری عذاب آدمی پر ایسا مسلط ہو جاتا ہے کہ وہ حیران کھڑا رہ جاتا ہے اور کوئی راستہ اس کو اس آفت سے بچنے کا نہیں ملتا۔ اسلئے اس سے بہت زیادہ ڈرتے رہنا چاہیئے۔

حضرت عبادہؓ حضورؐ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جب حق تعالیٰ شانہٗ کسی قوم کو بڑھانا چاہتے ہیں تو ان میں میانہ روی اور عفت پیدا فرماتے ہیں اور جب کسی قوم کو ختم کرنا مقصود ہوتا ہے تو اس میں خیانت کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ پھر جب وہ اپنی اس حرکت پر خوش ہونے لگتے ہیں تو ایک دم ان پر عذاب مسلط ہو جاتا ہے۔

حضرت حسنؓ فرماتے ہیں کہ جس پر وسعت کی جائے اور وہ یہ نہ سمجھے کہ یہ میری ہلاکت کا پیش خیمہ ہے۔ وہ سمجھدار نہیں ہے۔ اور جس پر تنگی ہو اور وہ یہ نہ سمجھے کہ یہ میرے لئے حق تعالیٰ شانہٗ کی طرف رجوع کرنے کے لئے مہلت ہے وہ سمجھدار نہیں۔

ایک حدیث میں ہے کہ خود حضورؐ نے بھی یہ دعا کی۔ یا اللہ جو مجھ پر ایمان لائے اور احکامات کو سچا جانے جو میں لایا ہوں تو اس کو مال کم عطا کر۔ اولاد کم عطا کر اور اپنی ملاقات کا شوق اس کو زیادہ دے اور جو مجھ پر ایمان نہ لائے اور ان احکامات کو سچا نہ جانے اس کو مال بھی زیادہ دے اولاد بھی زیادہ دے اور اس کی عمر بھی زیادہ کر۔

بہرحال معاصی کی کثرت کے ساتھ نعمتوں کا ہونا زیادہ خطرناک ہے اور ایسے وقت میں بہت زیادہ توبہ استغفار اور حق تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت ہے۔ اسی لئے حضورؐ کا یہ ارشاد بھی ہے کہ کسی فاجر کے پاس کوئی نعمت دیکھ کر رشک نہ کرو۔ تمہیں خبر نہیں کہ وہ مرنے کے بعد کس مصیبت میں گرفتار ہونے والا ہے۔

حضورؐ کا ارشاد ہے کہ سمجھدار شخص وہ ہے جو اپنے نفس کو (اللہ تعالیٰ کی رضا کے کاموں کا) مطیع بنائے اور مرنے کے بعد کام آنے والے اعمال کرے اور عاجز (بیوقوف) ہے وہ شخص جو نفس کی خواہشوں کا اتباع

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

محمد شفیع عمرالدین (حیدرآباد)

غفلت میں زندگی برباد نہ کرو

اللہ والوں کی صحبت

حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی صاحب قدس سرہ العزیز نے فرمایا

"یہ چوروں اور ڈاکوؤں کا جہان ہے، یہاں کئی ایمان پر ڈاکہ مارنے والے ہیں۔ بیوی بھی ڈاکو ہے۔ برادری بھی ڈاکو ہے۔ ان ڈاکوؤں سے ایمان بچانے کی تدبیر یہی ہے کہ اللہ والوں کی صحبت اختیار کی جائے۔ اسی طرح ایمان محفوظ رکھا جا سکتا ہے"

ملفوظات صفحہ ۱۴

نیز آپ نے فرمایا، میں آپ سے کہا کرتا ہوں، کہ روٹی کمانے کے لئے جہاں آپ کا دل چاہے جائیے۔ دفتر ہو دکان یا کارخانہ۔ لیکن شام کو فارغ ہوکر جب گھر آئیں تو بازار یا بیٹھک میں فضول باتوں میں وقت ضائع کرنے کی بجائے اگر کوئی اللہ اللہ کرنے والی جماعت ہو تو ان میں بیٹھئے۔ اگر ایسی جماعت نہ ملے تو کسی اللہ اللہ کرنے والے شخص کی صحبت میں خاموشی سے بیٹھئے۔ اگر فائدہ نہ ہوگا تو نقصان سے بچ جائیں گے۔ اگر کوئی فرد نہ ملے تو گھر میں تنہا بیٹھئے، فضول باتوں سے کیا فائدہ؟"

(ملفوظات صفحہ ۱۰۱)

آپ کا یہ فرمان بھی یاد رکھنے اور عمل کرنے کے قابل ہے۔

حقہ نوشوں کی صحبت میں آہستہ آہستہ حقہ کی عادت پڑ جاتی ہے۔ چلم بھر دینے اور حقہ چلانے سے کئی بچے حقہ پینے لگ جاتے ہیں۔ اسی طرح بھنگ نوشوں کی صحبت کا بھی اثر ہوتا ہے۔ اگر بری صحبت میں بیٹھ کر انسان بد ہو سکتا ہے تو نیکوں کی صحبت میں اس کے اندر نیکی کا رنگ پیدا ہوگا"

ملفوظات صفحہ ۹۷

لہذا ہمیں چاہیے کہ اہل غفلت کی مجالس سے کنارہ کش رہیں اور ان حضرات کی صحبت میں بود و باش رکھیں جن کا شیوہ عبادت الٰہی اور جن کا لائحہ عمل قال اللہ اور قال الرسول ہے

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ ۖ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَن ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا ۝

(الکہف آیت ۲۸)

ترجمہ:۔ تو ان لوگوں کی صحبت میں رہ جو صبح اور شام اپنے رب کو پکارتے ہیں۔ اسی کی رضا مندی چاہتے ہیں اور تو اپنی آنکھوں کو ان سے نہ ہٹا کہ تو دنیا کی زندگی کی زینت تلاش کرنے لگ جائے اور اس شخص کا کہنا نہ مان جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے اور اپنی خواہش کے تابع ہوگیا ہے۔ اور اس کا معاملہ حد سے گزرا ہوا ہے۔

فرعون کا عبرتناک انجام

دنیاوی مال و دولت اور عیش و آرام کے نشے میں غفلت میں زندگی برباد کرنے والے تھوڑی دیر کے لئے اگر فرعون اور اس کے پیروؤں کے عبرتناک انجام پر غور کریں تو یہ واقعہ غفلت کے پردے چاک کرنے کے لئے کافی ہے۔

فرعون مصر کی بادشاہت اور دنیاوی اسباب کے نشے میں پکار اٹھتا ہے

وَنَادَىٰ فِرْعَوْنُ فِي قَوْمِهِ قَالَ يَا قَوْمِ أَلَيْسَ لِي مُلْكُ مِصْرَ وَهَٰذِهِ الْأَنْهَارُ تَجْرِي مِن تَحْتِي ۖ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ۝

(الزخرف آیت ۵۱)

ترجمہ:۔ اور فرعون نے اپنی قوم میں منادی کرکے کہہ دیا۔ اے میری قوم کیا میرے لئے مصر کی بادشاہت نہیں؟ اور کیا یہ نہریں میرے (محل کے) نیچے سے نہیں بہہ رہی ہیں؟

حکومت کے نشے میں بہک جاتا ہے اور پکار اٹھتا ہے کہ دیکھو کہ (حضرت) موسیٰ کے پاس حکومت نہیں۔ اس کے پاس روپیہ پیسہ نہیں دنیاوی اسباب جو عزت کا باعث ہیں وہ بھی اس کے پاس نہیں۔ بھلا بتاؤ

أَمْ أَنَا خَيْرٌ مِّنْ هَٰذَا الَّذِي هُوَ مَهِينٌ وَلَا يَكَادُ يُبِينُ ۝ فَلَوْلَا أُلْقِيَ عَلَيْهِ أَسْوِرَةٌ مِّن ذَهَبٍ أَوْ جَاءَ مَعَهُ الْمَلَائِكَةُ مُقْتَرِنِينَ ۝ فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهُ فَأَطَاعُوهُ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ ۝

(الزخرف آیت ۵۲-۵۴)

ترجمہ:۔ کیا میں اس سے بہتر نہیں ہوں جو ذلیل ہے اور صاف بات بھی نہیں کر سکتا۔ پھر اس کے لئے سونے کے کنگن کیوں نہیں اتارے گئے یا اس کے ہمراہ فرشتے پرے باندھے ہوئے آئے ہوتے۔ پس اس نے اپنی قوم کو احمق بنا دیا۔ پھر وہ اس کے کہنے میں آ گئے کیونکہ وہ بدکار لوگ تھے۔

یعنی

(۱) موسیٰ کے پاس نہ روپیہ نہ پیسہ، نہ حکومت، نہ عزت، نہ کوئی ظاہری کمال، حتیٰ کہ بات کرتے ہوئے بھی زبان پوری طرح نہیں چلتی۔

(۲) کہتے ہیں کہ وہ خود جواہرات کے کنگن پہنتا تھا اور جس امیر و وزیر

پر مہربان ہوتا سونے کے کنگن پہناتا تھا اور اس کے سامنے فوج پرا باندھ کر کھڑی ہوتی تھی۔ مطلب یہ تھا کہ ہم کسی کو عزت دیتے ہیں تو ایسا کرتے ہیں۔ کیا خدا کسی کو اپنا نائب بنا کر بھیجے تو اس کے ہاتھ میں سونے کے کنگن اور جلو میں فرشتوں کی فوج بھی نہ ہو

(۳) اپنی ابلہ فریب باتوں سے قوم کو اُلّو بنا لیا۔ وہ سب احمق اسی کی بات ماننے لگے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان لوگوں کی طبائع میں نافرمانی پہلے سے رچی ہوئی تھی۔ اونگھتے کو ٹھیلتے کا بہانہ مل گیا"

(حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رح)

اب ابلہ فریب باتیں کرنے والے بادشاہ فرعون اور فریب خوردہ قوم کے بد انجام کو بھی دیکھئے۔

(۱) فَلَمَّا آسَفُونَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِیْنَ ۝

(الزخرف آیت ۵۵)

ترجمہ:۔ پس جب انہوں نے ہمیں غصہ دلایا تو ہم نے ان سے بدلہ لیا۔ پس ہم نے ان سب کو غرق کر دیا۔

(۲) فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِی الْیَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَ كَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِیْنَ ۝

(الاعراف آیت ۱۳۶)

ترجمہ:۔ پھر ہم نے ان سے بدلہ لیا۔ پھر ہم نے انہیں دریا میں ڈبو دیا۔ اس لئے کہ انہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا اور ان سے غافل تھے۔

یہ واقعہ ہماری عبرت اور نصیحت کے لئے مذکور ہوا تاکہ ہم حضرت خاتم النبیین رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کریں اور قرآن کریم اور اس کی عملی شرح حدیث شریف سے انحراف کرکے اپنی دنیا اور آخرت فرعونیوں کی طرح برباد نہ کر بیٹھیں

(۱) فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّ مَثَلًا لِّلْاٰخِرِیْنَ ۝

(الزخرف آیت ۵۶)

ترجمہ:۔ پھر ہم نے انہیں گئے گذرے اور پیچھے آنے والوں کے لئے کہاوت بنا دیا۔

(۲) اِنَّاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلَیْكُمْ رَسُوْلًا ۙ شَاهِدًا عَلَیْكُمْ كَمَاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ۝ فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِیْلًا ۝ فَكَیْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ یَوْمًا یَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِیْبَا ۝

(المزمل آیت ۱۵-۱۷)

ترجمہ:۔ ہم نے تمہاری طرف تم پر گواہی دینے والا ایک رسول اس طرح بھیجا ہے کہ جس طرح فرعون کی طرف ایک رسول بھیجا تھا۔ پھر فرعون نے اس رسول کی نافرمانی کی تو ہم نے اُسے سخت پکڑ لیا پس کس طرح بچوگے اگر تم نے بھی انکار کیا۔ اس دن جو لڑکوں کو بوڑھا کر دے گا۔

"جب موسٰی کے منکر کو ایسا سخت پکڑا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے منکرین کو کیوں نہ پکڑے گا جو تمام انبیاء سے افضل و برتر ہیں"

(حضرت مولانا عثمانی رح)

غافلوں کو مہلت

غفلت میں زندگی برباد کرنے والوں کی ہدایت کے لئے فرمایا۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا یَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ۬ؕ اِنَّمَا یُؤَخِّرُهُمْ لِیَوْمٍ تَشْخَصُ فِیْهِ الْاَبْصَارُ ۝ مُهْطِعِیْنَ مُقْنِعِیْ رُءُوْسِهِمْ لَا یَرْتَدُّ اِلَیْهِمْ طَرْفُهُمْ ۚ وَ اَفْـٕدَتُهُمْ هَوَآءٌ ۝

(ابراہیم آیت ۴۲-۴۳)

ترجمہ:۔ اور تو ہرگز خیال نہ کر کہ اللہ ان کے کاموں سے بے خبر ہے۔ جو ظلم کرتے ہیں۔ انہیں صرف اس دن تک کے لئے مہلت دے رکھی ہے جس میں نگاہیں پھٹی رہ جائیں گی۔ وہ سر اٹھائے ہوئے دوڑتے چلے جا رہے ہوں گے کہ ان کی نظر ان کی طرف ہٹ کر نہیں آوے گی اور ان کے دل اڑ گئے ہوں گے۔

(اللّٰھم لا تجعلنا منھم)

بقیہ:۔ شیطان کے دوست

لوگوں کو ناپسند کرتا ہے اور اسلام کی توہین کرنے والے شیطان کے دوست ہیں۔

اُٹھ گیا اک دورِ حاضر کا امام

حافظ محمد اسحاق سہارنپوری

اُٹھ گیا اِک رہنمائے قوم آج
اُٹھ گیا اک پیشوائے قوم آج
اُٹھ گیا اک عالمِ عالی مقام
اُٹھ گیا اک دورِ حاضر کا امام
اُٹھ گیا اک مقتدائے باخبر
اُٹھ گیا اک ہادیٔ بالغ نظر
اُٹھ گیا اک صاحبِ فضل و کمال
اُٹھ گیا تفسیر دانِ بے مثال
اُٹھ گیا اک واقفِ دینِ متیں
اُٹھ گیا اک صاحبِ علم و یقیں
اُٹھ گیا اک خضرِ راہِ معرفت
اُٹھ گیا اک شیخ والامنزلت
اُٹھ گیا اک وارثِ شاہِ امم
اُٹھ گیا نازِ عرب فخرِ عجم
اُٹھ گیا ہے شیخ کا لختِ جگر
اُٹھ گیا الیاس رح کا نورِ نظر
عالمِ اسلام ہے سب سوگوار
ہو رہی ہے قوم مسلم بے قرار
قلبِ ملت ہو رہا ہے داغ داغ
بجھ گیا مذہب کا اِک روشن چراغ

سلے حضرت مولانا محمد یوسف دہلوی امیر تبلیغی جماعت رحمۃ اللہ علیہ

تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں

مرتبہ :- محمد عثمان غنی بی اے، واہ کینٹ

مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۶۳ء بروز سوموار جامع مسجد قاضی نظام الدین محلہ امام باڑہ راولپنڈی میں حضرت مولانا عبید اللہ صاحب انور دامت برکاتہم نے مجلس ذکر کے بعد جو تقریر ارشاد فرمائی تھی وہ ہدیہ قارئین کی جاتی ہے (مرتب)

مجلس ذکر سے قبل ذکر جہر کا طریقہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا۔

طریقت کے چاروں سلاسل قادریہ، نقشبندیہ، چشتیہ، سہروردیہ، برحق ہیں مگر ہمارا سلسلۂ عالیہ قادریہ راشدیہ ہے۔ ذکر جہر کی مجلس لاہور میں ہر جمعرات کو منعقد ہوتی ہے اور اس میں شامل ہونے والے احباب آداب ذکر سے واقف ہیں۔ یہاں کے احباب کی اطلاع کے لئے طریقہ بتا دینا ضروری ہے۔ ذکر دھیمی آواز سے بھی ہو سکتا ہے اور بلند آواز سے بھی۔ مگر آواز کو اتنا بلند نہ کیا جائے کہ پاس بیٹھنے والے کے ذکر میں خلل واقع ہو۔ اس کا مقصد صرف یہ ہے کہ خیالات منتشر نہ ہوں، اور ایک اللہ کی طرف توجہ مرکوز ہو جائے۔

ذکر کے بعد فرمایا۔

محترم حضرات! اطمینانِ قلب ذکر اللہ سے ہوتا ہے۔ بیویوں اور اولاد وغیرہ سے اطمینان قلب نہیں ملتا۔ ایک بادشاہ کو دس کاریں مل جائیں تو گیارہویں کی تلاش ہوتی ہے۔ اگر اللہ کا نام میسر ہو جائے تو کسی چیز کی حاجت نہیں ہے کوئی حال مست، کوئی مال مست، کوئی کھال مست۔ بہترین دنیا اور بہترین آخرت قرآنی تعلیمات پر چل کر حاصل ہوتی ہے۔ دنیا چھوڑ کر جنگلوں میں تپسیا کرنا یوگیوں، جوگیوں کا طریقہ ہے اس کی اسلام میں گنجائش نہیں ہے۔ لَا رُھْبَانِیَّۃَ فِی الْاِسْلَام نمازوں کا طریقہ آخرت کو سنوارنے کے لئے ہے۔ جس طرح ہم پر بیوی بچوں کے حقوق ہیں اور سب کے حقوق کی فہرست قرآن حکیم بیان کرتا ہے، اساتذہ کے حقوق، ماں باپ کے حقوق وغیرہ وغیرہ اسی طرح اللہ کے حقوق بھی ہیں۔ کوشش کرنی چاہیئے کہ حق بحقدار رسید والا معاملہ ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں دنیا میں بھیجا اور طرح طرح کی نعمتوں سے نوازا۔ اس لئے اس کے احسانات کا شکریہ ادا کرنا ہم پر لازم ہے۔ ھَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ؕ

اللہ رب العزت نے ہمیں کئی طرح کی نعمتوں سے نوازا ہے۔ ہم کس کس کو گن سکتے ہیں؟ ہم سے جتنا بھی بن پڑے اللہ کو یاد کریں۔ اس سے قلب میں انشراح اور خوشی ہوتی ہے۔ خوشی دل و دماغ پر چھا جاتی ہے۔ جب کوئی گناہ کرتا ہے تو دل میں ایک کانٹا سا چبھتا ہے اَلْاِثْمُ مَاحَاکَ فِیْ نَفْسِکَ اگر کوئی چوری کرتا ہے تو اس کا دل ضرور محسوس کرتا ہے۔ اگر کوئی خیرات کرتا ہے تو اس کا دل خوش ہوتا ہے۔ گالی دینے سے اس کا دل سرزنش کرتا ہے اور ضمیر ملامت کرتا ہے۔ اگر کسی سے مروت سے پیش آئیں، احسان کریں تو آپ کا دل بھی خوش ہوگا اور دوسرے کا بھی۔ اگر قرآن و حدیث میں حکم نہ بھی ہو تو بھی انسان کا فطری تقاضا ہے کہ ایک دوسرے سے مروت کرے۔ ہم محسن حقیقی کے احسانات کا شکر ادا نہیں کر سکتے۔ اللہ کی زمین پر چلتے پھرتے ہیں۔ اس کی دی ہوئی نعمتیں کھاتے ہیں۔ مگر پھر بھی شکر نہیں کرتے حالانکہ اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے ہم جان کی بازی بھی لگا دیں تو بھی یہ ہمارا کچھ کمال نہیں ؎

جان دی، دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ اِنَّ فِی الْجَسَدِ لَمُضْغَۃً اِذَا صَلُحَتْ صَلُحَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ اَلَا وَھِیَ الْقَلْبُ۔

ترجمہ:- بے شک انسانی جسم میں گوشت کا ایک لوتھڑا ہے۔ اگر وہ درست رہے تو سارا بدن درست رہتا ہے اور اگر وہ خراب ہو جائے تو سارا بدن خراب ہو جاتا ہے۔ یاد رکھو وہ دل ہے۔

دنیا کی کل نعمتیں اللہ کی دی ہوئی ہیں۔ چاہیے تو یہ تھا کہ ہم ان کو اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق اس کے راستے میں صرف کرتے اور خالق کو بعبادت اور مخلوق کو بخدمت راضی کرتے لیکن ہم ان کو شیطانی راستوں میں خرچ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ روحانی امراض مثلاً نخوت، غرور، عداوت بغض، کینہ اور ریا سے بچائے۔ شرک، کفر، بدعت سے اللہ نجات فرمائے (آمین)، ریا کو حضور نے شرکِ اصغر بتایا ہے۔ حضورِ اکرمؐ نے فرمایا کہ اگر ایک ہاتھ سے دو تو دوسرے کو خبر نہ ہو۔ ظاہر بھی خیرات کرو تو حرج نہیں مگر نیت خالص ہو۔ دکھاوا مقصود نہ ہو۔ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ۔ روزہ ایک ایسی عبادت ہے جس کا تعلق صرف اللہ اور بندے کے درمیان ہے اس میں ریا یا دکھاوے کا امکان کم ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ جس طرح نماز، روزہ حج وغیرہ اجتماعی صورت میں ادا کئے جاتے ہیں۔ اگر ذکر بھی اکٹھے مل کر کریں تو بعض بھائی اس کو بدعت کہتے ہیں۔ یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ بدعت اسے کہتے ہیں جس کے لئے شریعت میں کوئی وجہ جواز نہ ہو، اور اسے انسان

اختیار کرے اور ساری امت پر اُسے لازم قرار دے اور نہ کرنے والوں کو مطعون کرے۔ چنانچہ ہم خود ذکر کرتے ہیں مگر ساری امت کو اس کے لئے مجبور نہیں کرتے۔ اگر آپ اکٹھے ذکر نہیں کرتے علیحدہ علیحدہ کرتے ہیں تو چشم ما روشن، دل ماشاد۔ یہ نفلی عبادت ہے اللہ کا ارشاد ہے اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً۔

ترجمہ:۔ پکارو اپنے رب کو خفیہ اور عاجزی سے۔ یہ ہم نے نیا ایجاد نہیں کیا۔ یہ سلسلہ شیخ عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی رح اور ان سے پہلے تیرہ سو سال سے چلا آرہا ہے۔ ہم کسی کو ملامت نہیں کرتے۔

بعض لوگوں کے منہ میں شیطان نے بدعت کا لفظ دیا ہوا ہے۔ بعض بھائیوں کی طبیعت کے مطابق نہ ہو تو جھٹ "وہابی" کا فتویٰ لگا دیتے ہیں۔ یہ مسلمانوں میں پھوٹ، پارٹی بازی اور گروہ بندیوں کا مرض بہت ہی بُرا ہے، ہم کو تو اعتصام بحبل اللہ کی تعلیم دی گئی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:۔ فَاِذَا تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ

اگر دنیا کے معاملات حل ہو سکتے ہیں تو مسلمانوں کے جھگڑوں کا تصفیہ بھی ہو سکتا ہے۔ اپنے بھائیوں کی برائیوں کو اچھالنا اچھا نہیں آج مسلمان مسلمان کے خلاف نبرد آزما ہے۔ سعودی عرب اور مصر میں مخالفت ہے۔ امریکہ اور روس سے صلح ہے مگر مصر سے لڑائی ہیں تو حکم ہے۔ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ

ترجمہ:۔ تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ بھائی بھائیوں کو قتل نہیں کرتے۔ اس ملک میں آج مسجدوں میں قتل و قتال کی نوبت آ گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اتفاق کی دولت نصیب فرمائے۔ آمین

دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کے گناہ معاف فرمائے اور بغیر حساب جنت میں لے جائے۔ مسلمانوں کو مل جل کر ترقی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ سعودی عرب اور مصر کی آویزش کو دور فرمائے۔ پاکستان کو خارجی اور داخلی دشمنوں سے محفوظ رکھے۔ افغانستان اور پاکستان کو بھائیوں کی طرح رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہندوستانی مسلمانوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ فلسطین اور کشمیر کے مسلمانوں کو آزادی نصیب فرمائے اللہ تعالیٰ تمام روحانی امراض سے شفایاب ہو کر دنیا سے جانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (یا الہ العالمین)

بقیہ:۔ درس قرآن

سب بیٹے ملازم ہیں۔ جی۔ خدا بہت راضی ہے اس سے۔ اچھا بھائی نماز پڑھتا ہے۔ جی۔ نماز تو اس کو آتی ہی نہیں۔ اچھا بھائی زکوٰۃ دیتا ہے۔ توبہ جی خدا کے نام کی دمڑی نہیں دیتا۔ اچھا بھائی وہ اتنا مالدار ہے۔ اس نے حج بھی کیا۔ جی نہیں۔ ارے بھائی پھر اس سے خدا راضی ہوا۔ یا ناراض ہوا۔

اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ط

اللہ تعالیٰ کے ہاں تو، پرہیزگاروں کی قدر ہے۔

میں ایک دفعہ پھر ترجمہ کر دیتا ہوں۔ ایک گھنٹہ ہو چکا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بے شک وہ لوگ جو منکر ہو چکے ہیں۔ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ برابر ہے ان پر ءَاَنْذَرْتَهُمْ آیا آپ ان کو ڈرائیں۔ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ یا آپ نہ ڈرائیں ان کو لَا يُؤْمِنُوْنَ وہ ایمان نہیں لائیں گے خَتَمَ اللّٰهُ مہر کر دی اللہ تعالیٰ نے عَلٰی قُلُوْبِهِمْ ان کے دلوں پر وَعَلٰی سَمْعِهِمْ اور ان کے کانوں پر وَعَلٰٓی اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ط اور ان کی آنکھوں پر ایک خاص پردہ ہے وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ اور ان کے لئے بہت بڑا عذاب ہے۔

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو کفر سے نفاق سے محفوظ رکھے۔ اور اپنے عذاب سے بچائے۔

آمین

(آئندہ درس انشاء اللہ تعالیٰ ۲۵۔ اپریل کو ہو گا۔)

بقیہ:۔ معاصی کی کثرت

کرے اور اللہ تعالیٰ سے امیدیں باندھے۔ یعنی حالت کو یہ ہے کہ نفس کی خواہشات کے مقابلہ میں حرام حلال کی بھی پروا نہیں اور اللہ تعالیٰ شانہٗ سے بڑی بڑی امیدیں لگائے رکھتا ہے کہ وہ رحیم ہے کریم ہے اور ان امیدوں پر گناہوں کی پروا نہ کرے۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ سمجھدار وہ ہے جو موت کے بعد کے لئے عمل کرے اور ننگا وہ ہے جو دین سے خالی ہو۔ یا اللہ زندگی تو صرف آخرت ہی کی زندگی ہے۔ یعنی وہی پائیدار زندگی ہے جو اس میں خالی ہاتھ گیا تو اس نے عمر بھی کھو دی۔

یہاں یہ سمجھ لینا چاہئے کہ حق تعالیٰ شانہٗ کی رحمت اور مغفرت کا امیدوار ہونا اور اس کی تمنا کرنا اور اس کو اللہ تعالیٰ سے مانگنا دوسری چیز ہے اور اس کی رحمت اور مغفرت کے گھمنڈ پر غرور اور یہ گمان کہ میں جو چاہے کرتا پھروں میری مغفرت تو ہو ہی جائے گی دوسری چیز ہے۔

سورۂ لقمان کے آخیر میں باری تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ تم لوگوں کو دنیا کی زندگی دھوکہ میں نہ ڈال دے (کہ تم اس میں لگ کر آخرت کو بھول جاؤ) اور نہ تم کو دھوکہ باز (شیطان) دھوکہ میں ڈال دے کہ تو گناہ کرتا رہے اور مغفرت کی تمنائیں کرتا رہے۔

مضمون نگار حضرات

اپنے مضامین صاف کاغذ کے ایک طرف لکھیں اور اعراب اور حوالہ جات کا بھی خیال رکھیں۔

محمد زاہد الحسینی

قیامت کا فالج اور اِس کا سبب

صحت اور بیماری انسان کی زندگی کے دو حالات ہیں۔ کبھی صحت اور کبھی بیماری ہر انسان کو کسی نہ کسی نہج اور کیفیت پر رہتی ہے اور بیماری کے متعدد اسباب، صحت حاصل کرنے اور باقی رکھنے کے لئے بھی کچھ اسباب اور ذرائع موجود ہیں اسی طرح یوم الجزاء اور یوم الفصل میں جس کو قیامت کہا جاتا ہے۔ اس میں نیک انسانوں کو اُن کی نیکیوں کا بدلہ ان کی بدنی صحت اور جسمانی آرائش کی صورت میں عطا کیا جائے جیساکہ صحیح احادیث میں ہے۔ نمازیوں کے ہاتھ پاؤں اور چہرے اس وضو کی برکت سے چمکیں گے جو انہوں نے دنیاوی زندگی میں نماز کے لئے کیا تھا۔ اسی طرح دنیاوی زندگی میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والوں کو جو سزا دی جائے گی اس کا اثر بدن پر بھی ظاہر ہوگا۔ جیساکہ فرمایا غیبت اور چغلی کرنے والوں، جھوٹ کہنے والوں کے ہونٹ اِس قدر موٹے ہوں گے کہ نچلا ہونٹ زمین پر لگا ہوا نظر آئے گا۔ اِن ہی بدنی سزاؤں میں گرفتار ہونے والوں میں سے ایک قسم کے متعلق ارشاد فرمایا کہ

"اس کا آدھا بدن معطّل بے کار ہوا ہوگا" یہ سزا اس انسان کو دی جائے گی جس نے زندگی میں دو عورتوں سے نکاح تو کر لیا۔ ان کو اپنی بیوی تو بنا لیا مگر ان میں عدل کو قائم نہ رکھا۔ (اعاذنا اللہ عنہ)

اس میں شک نہیں کہ اسلام نے بعض ضرورتوں کے زیرِ اثر ایک سے زیادہ عورتوں کے ساتھ نکاح کی اجازت عنایت فرمائی مگر اس کے لئے بلکہ نفسِ نکاح کے لئے بھی یہ شرط لگا دی کہ جو لوگ حق مہر، نان و نفقہ ادا کرنے کی طاقت رکھتے ہوں ان کو ایک سے زیادہ نکاح کرنے کی اجازت ہے۔ لیکن جو لوگ اس کی طاقت نہ رکھتے ہوں ان کے لئے یہی بہتر ہے کہ وہ آزاد عورتوں سے شادی کی بجائے لونڈیوں کو عقد میں لے آئیں مگر ان کے حقوق بھی ادا کرنے ضروری ہیں اور اگر حقوق نہ ادا کر سکیں تو اُن کے لئے فرمایا

وان تصبروا خیر لکم و اللہ غفور رحیم (النساء)۔ ترجمہ:۔ حقوق ادا نہ کر سکنے کی صورت میں تمہارے لئے بہتر یہی ہے کہ تم شادی سے صبر کر لو۔ خیالات کی پراگندگی پر اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگو وہ بخشنے والا مہربان ہے۔

سیّد دو عالم صلی اللہ علیہ وسلّم کا ارشاد گرامی ہے۔

عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم یا معشر الشباب من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج فانہ اغض للبصر و احصن للفرج ومن لم یستطع فعلیہ بالصوم فانہ لہ وجاء (متفق علیہ)

(ترجمہ) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ اے جوانو! تم میں سے جو بیوی کے جملہ حقوق ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہو اُس کو نکاح ضرور کر لینا چاہیئے کہ نظر کی پاکیزگی اور عصمت اسی سے حاصل ہوتی ہے اور جو ایسی طاقت نہ رکھتا ہو وہ روزے اس قدر رکھے (کہ اس کی اصلاح نفس ہو جائے) یہ روزہ اس کے لئے رکاوٹ ہے۔

شارح مشکوٰۃ ملّا علی قاری رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اگر ایک آدمی نکاح کی ضروریات حق مہر، نان و نفقہ ادا کر سکنے پر قادر ہو تو اس کو نکاح ضرور اور جلدی کر لینا چاہیئے لیکن جس کے پاس یہ ضروریات خانہ سازی اور خانہ داری نہ ہوں تو اس کو ایسی حالت کے حاصل ہونے تک اپنے خیالات اور جذبات پر قابو رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ وہ روزے رکھے اور روزے بھی اتنے زیادہ رکھے کہ اس کا نفس سرکش نہ رہے بلکہ مطیع ہو جائے جیساکہ لفظ علیہ سے ظاہر ہے اور اگر اس کے پاس استعداد اور طاقت تھی اور ضرورت پر دوسری شادی کر لی تو اب ان میں عدل نہایت ہی ضروری ہے۔ مگر چونکہ ہر لحاظ اور ہر اعتبار سے عدل کرنا نہایت ہی مشکل امر ہے۔ آخر کچھ نہ کچھ تو کمی رہ جائے گی۔ اس لئے ایک طرف پوُری طرح جھک جانے سے منع فرمایا۔ ارشاد قرآنی ہے۔

ولن تستطیعوا ان تعدلوا بین النساء ولو حرصتم فلا تمیلوا کل المیل فتذروھا کالمعلقۃ (النساء)

یعنی جن باتوں میں انسان عدل اور مساوات کر سکتا ہے ان میں اس کو پوُرے عزم اور اعتماد سے برتاؤ کرنا چاہیئے اور جن باتوں میں اس کا پوُرا اختیار نہیں اس میں وہ مغفرت کا امیدوار ہو سکتا ہے۔ اس کی مثال میں یوُں کہا جا سکتا ہے کہ اگر ایک آدمی کی دو بیویاں ہوں تو ان دونوں کے ہاں رہنے کے ایّام میں برابری رکھے۔ اور جن باتوں کا تعلق اُس کے دِل اور جذبات سے ہے ان میں کم و بیش سلوک پر ماخوذ نہ ہو سکے گا۔ یہ عدل اور حسن سلوک نکاح میں آ جانے پر لازم ہو جائے گا۔ بیوی کی بدنی کیفیات اس پر اثر انداز نہ ہو سکیں گی یعنی کنواری اور بیوہ یا مطلقہ، نئی اور پرانی، بیمار اور تندرست، عقلمند اور پاگل، چھوٹی اور بڑی میں نان و نفقہ اور شب باشی میں عدل اور برابری لازم اور ضروری ہے ہاں اگر کوئی اپنی خوشی سے اپنی باری دوسری کو دے دے تو اس کو اختیار ہے مگر جب وہ چاہے اپنے اِس اختیار کو واپس لے سکتی ہے۔ البتہ سفر پر جاتے ہوئے قرعہ اندازی کرے جس کا نام نکلے اُسے ساتھ لے جائے۔

"اسوۂ حسنہ"۔ یہ بات اسلامی تعلیم میں از روئے قرآن حکیم مسلّمہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو اُمّت کے ہر فرد پر اختیار اور فوقیّت حاصل ہے۔ ان کا ہر حکم ہر فیصلہ اُمّت کے لئے بلا چوُں و چرا واجب التسلیم ہے۔ ارشاد قرآنی ہے۔

النبی اولیٰ بالمومنین من انفسھم (احزاب ۶)

(ترجمہ)۔ نبی (صلی اللہ علیہ وسلّم) مسلمانوں کے معاملے میں اُن سے بھی زیادہ دخل دینے کا حق دار ہے۔

ماکان لمومن ولا مومنۃ اذا قضی اللہ ورسولہ امرا ان یکون لھم الخیرۃ من امرھم (الاحزاب ۳۶)

کسی مومن مرد یا عورت کو لائق نہیں ہے

تبصرہ

فخر اہل سنت مولانا نور الحسن شاہ بخاری کی تازہ تصنیف

"مصائب الصحابہ"

اصحاب رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جس دردناک ایذا و تعذیب کا ہدف و نشانہ بنے۔ کفار و مشرکین مکہ نے پروانگان شمع رسالت کو جس بری طرح انگاروں پر تڑپایا۔ خاک و خون میں لوٹایا۔ نیزوں میں پرویا اور تیروں سے چھلنی کیا۔ اس کا تصور بھی انسان کو لرزہ براندام کر دیتا ہے۔ بعض مظلوم و بیکس حضرات تو مصائب و مظالم کے شکنجے میں ایسے کسے گئے کہ جانبر نہ ہو سکے اور جام شہادت پی لیا۔ غرض صحابہ کرام کو محض اسلام لے آنے کی وجہ سے جن دردناک مظالم و شدائد کا شکار ہونا پڑا تاریخ انسانی اس کی نظیر و مثال پیش کرنے سے عاجز ہے۔ مصائب الصحابہ ان لرزہ انگیز و زہرہ گداز مصائب و مظالم کی ایک داستان خوں چکاں ہے جو صحابہ کرام پر روا رکھے گئے اور ان عاشقان پاک طینت نے اسلام کیلئے ہنستے کھیلتے یہ سب کچھ برداشت کر لیا۔

سرورق رنگ دار خوبصورت کاغذ سفید، کتابت طباعت عمدہ، صفحات ۱۷۶، سائز ۲۲×۳۰/۱۶، قیمت دو روپے علاوہ محصول ڈاک۔

ملنے کا پتہ دار التصنیف والاشاعت ۱۴۱۔ بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

چوہڑکانہ منڈی میں

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

چوک چھنا چاہ میں بازار منڈی چوہڑکانہ ضلع شیخوپورہ میں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر مورخہ ۲۱ ذوالحجہ ۲۴۔ اپریل ۱۹۶۵ء بروز ہفتہ عشاء کی نماز کے بعد ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوگا۔ جس میں نائب امیر شریعت الحاج حضرت مولانا محمد علی جالندھری اور مناظر حسین صاحب نظر ایڈیٹر ہفت روزہ خدام الدین خطاب فرمائیں گے۔ شاعر ختم نبوت جناب سید امین گیلانی بھی اجلاس میں شریک ہوں گے اور حاضرین کو اپنے کلام سے مسحور فرمائیں گے۔

خیراندیش عبدالعزیز شاہ ناظم تحفظ ختم نبوت منڈی چوہڑکانہ۔ ضلع شیخوپورہ

جلسہ دستار بندی

جامع ترتیل القرآن شیرانوالہ گیٹ لاہور کا پہلا جلسۂ دستار بندی جامع شریعت و طریقت حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ کی صدارت میں مورخہ ۲۹۔ اپریل بروز جمعرات جامع مسجد شیرانوالہ گیٹ لاہور کے عقب میں عشاء کی نماز کے بعد نہایت تزک و احتشام سے منعقد ہوگا۔

حافظ القرآن والحدیث سید العلماء والصلحاء حضرت مولانا محمد عبد اللہ درخواستی مدظلہ العالی اجلاس سے خطاب فرمائیں گے۔

فارغ ہونے والے قاری صاحبان کے علاوہ جلیل القدر قراء صاحبان ... حاضرین کو تلاوت قرآن حکیم سے محظوظ فرمائیں گے۔ جملہ مسلمانوں سے جلسہ میں شرکت کی پرزور درخواست ہے۔

الداعی الی الخیر۔ قاری سید حسن شاہ بخاری صدر مدرس جامع ترتیل القرآن شیرانوالہ گیٹ۔ لاہور۔

تصنیفی مرکز کا قیام

دیوبند۔ مقام شکر ہے کہ حکیم الاسلام حضرت مولانا محمد طیب صاحب مدظلہ مہتمم دار العلوم دیوبند کے زیر صدارت ایک عظیم تصنیفی مرکز "مجلس معارف القرآن (اکیڈمی قرآن عظیم)" قائم کیا گیا ہے۔ یہ ادارہ بین الاقوامی علمی اداروں سے روابط کے قیام اور دنیا کی عظیم علمی اور اسلامی شخصیتوں کے تعاون سے اردو، عربی، انگلش اور ہندی وغیرہ زبانوں میں تصنیف و تالیف کے ذریعہ مسلمانان عالم کے علمی، دینی، اقتصادی اور تمدنی مسائل کو قرآن کریم کی روشنی میں حل کرنے کی جدوجہد کرے گا اور ساتھ ہی بانیٔ دار العلوم شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اکابر کے علوم کے علوم عربی اور انگلش تراجم پیش کرے گا۔

مجلس معارف القرآن (اکیڈمی قرآن عظیم) کی مجلس مشاورت درج ذیل ممتاز علماء کرام اور اہل ہمت و توفیق پر مشتمل ہے:۔

صدر مستقل۔ حکیم الاسلام حضرت مولانا محمد طیب صاحب مدظلہ مہتمم دار العلوم دیوبند مدظلہ

اراکین (۱) مسٹر نسیم خان صاحب گور ے...بمبئی (۲) مولانا سعید احمد صاحب اکبر آبادی۔ صدر شعبہ دینیات مسلم یونیورسٹی علی گڑھ (۳) مولانا قاضی زین العابدین صاحب سجاد۔ پروفیسر جامعہ کالج۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ۔ دہلی (۴) مولانا حامد الانصاری صاحب غازی۔ صدر جمعیۃ العلماء مہاراشٹر بمبئی (۵) جناب بابو عبد الحمید صاحب۔ بمبئی

انچارج دفتر مجلس معارف القرآن (اکیڈمی قرآن عظیم) دار العلوم۔ دیوبند

تبدیلی دفتر

ملتان:۔ انجمن تنظیم اہل السنت پاکستان کا مرکزی دفتر بوہڑ دروازہ ملتان سے تبدیل ہو کر ابدالی روڈ نزد گورنمنٹ پائلٹ ہائی سکول نزد چوک نواں شہر ملتان قائم ہو چکا ہے اس لئے اس سلسلہ میں تمام مسلمانوں کو آگاہ ہونا ضروری ہے۔

منظور احمد شاہ کہروڑی عفی عنہ ناظم دفتر مرکزیہ تنظیم اہلسنت پاکستان

داخلہ

مدرسہ تربیت القراء زیر اہتمام تجوید القرآن ٹرسٹ مانسہرہ ہزارہ کا داخلہ ۲ر مئی ۶۵ء کو قرار پایا ہے۔ لہٰذا جو طلباء مدرسہ ہٰذا میں داخل ہونے کے خواہشمند ہوں ۲۵ر اپریل تک اپنی درخواستیں مع اپنی پوری قابلیت تفصیل کے ساتھ لکھ کر ہمراہ واپسی خط مدرسہ ہٰذا کے دفتر میں روانہ کریں۔ شرائط داخلہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) قرآن کریم کا پختہ حافظ ہو (۲) کسی مشہور مدرسہ سے فارغ التحصیل عالم ہو نیز جو طلباء حافظ قرآن ہونے کے باوجود میٹرک پاس ہوں گے۔ ان کو دس روپے ماہوار مزید وظیفہ دیا جائے گا۔ باقی تمام طلباء کو بیس روپے ماہوار وظیفہ ملے گا۔

یاد رہے مدرسہ ہٰذا کا افتتاحی جلسہ نئی عمارت مدرسہ میں ۲ر مئی کو منعقد ہو رہا ہے جس میں جلیل القدر علمائے اسلام کافی تعداد میں تشریف لا کر مدرسہ کا افتتاح فرمائیں گے۔

المعلن قاری فضل ربی صدر مدرس مدرسہ تربیت القراء مانسہرہ

تقریظ

حضرت قاری مولانا عبید اللہ انور مدظلہ العالی جانشین حضرت شیخ التفسیر رحمۃ اللہ علیہ

مقام مسرت ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ نے اپنے لطیفِ خاص سے جناب ماسٹر صاحب سے "انوارِ ولایت" کا دوسرا حصہ (مقامات ولایت) مکمل کروا لیا۔ کتاب کی ابتدا میں حضرتِ اقدس رحمۃ اللہ علیہ کے علمی کمالات پر بسیر حاصل تبصرہ کیا گیا ہے۔ جس کا مقصد اس حقیقت کو اُجاگر کرنا ہے، کہ حضرت شیخ التفسیرؒ کا تبحرِ علمی ہمعصر اربابِ علم وفضل کے نزدیک کس قدر بلند پایہ تھا۔ اور آپؒ نے تحریری و تقریری طور پر اس دَورِ الحاد و زندقہ میں کون سی اہم خدمات سرانجام دی ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے، کہ موجودہ دور میں اُن کے اس طریقِ تبلیغ اور اشاعت دین کی حکیمانہ روش نے لوگوں کے قلوب واذہان میں کتاب وسنّت کی بالادستی کا احساس پیدا کر دیا۔ جس سے آپ کے وسیع حلقۂ رشد و ہدایت کو تہذیبِ مغرب کے مہلک اثرات سے نجات مل گئی۔ اور اُن کی جگہ الہامی دستور و آئین کی فوقیت دلوں میں بیٹھ گئی۔ آپ کا عرصۂ حیات یقیناً قرآنی دور کہلانے کا مستحق ہے۔

حضرتؒ والا مقام کے سوانح کے ساتھ ساتھ آپ کے روحانی مقامات اور بقدرِ اختصار سے کشف و کرامات بھی سامنے آ گئے ہیں۔ یہاں اس امر کا اظہار کرنا بھی مبالغہ نہیں ہوگا، کہ فاضل مُرتّب نے کشف و کرامات کے باب کی ابتدا میں ضروری اقتباسات بقدرِ ضرورت بڑی عرق ریزی سے فراہم کر دیئے ہیں۔ گویا اس سلسلے میں عالمِ اسلام کے قابلِ صد افتخار حکماء، محدثین، فقہاء اور متصوّفین حضرات کی تصانیف کا عطر کشید کر کے رکھ دیا ہے۔ اس موقعہ پر جب کہ تفصیل مطلوب نہیں ہے۔ قارئین کرام دورانِ مطالعہ ان بیش بہا مضامین کی قدر و منزلت کا صحیح اندازہ خود ہی لگالیں گے۔ اور مصنف ممدوح کی محنت شاقہ کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکیں گے۔ فاضل مصنف نے اس حقیقت کو کتاب وسنت کی روشنی میں ثابت کر دیا ہے کہ اولیاءِ امت کے کشف و کرامات کمالاتِ نبوت کے ثمرات ہوتے ہیں۔ لہٰذا حکمائے اسلام کی بلند پایہ تصانیف سے گرانمایہ موتی لے کر اس کتاب کے اوراق میں ٹانک دیئے گئے ہیں۔

اتباعِ سنت کے زیرِ عنوان مؤلّفِ موصوف نے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی مبارک زندگی کا ہر عمل سُنّتِ رسولِ انس وجان صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع دکھایا ہے۔ اور امر واقع بھی یہی ہے کہ آپ کی زندگی کا کوئی گوشہ بھی سنتِ نبوی سے ہٹا ہوا نظر نہیں آتا ہے۔ جس کے نتیجہ کے طور پر اربابِ علم و کمال آپ کے ہر عمل حیات سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکے۔ اور اس پر طرّہ یہ ہے، کہ دورِ فتن میں آپ کی زندگی کا ہر لمحہ حنفی مسلک کی برتری کا ضامن بھی تھا۔

اس کتاب کے مطالعہ سے قارئین کرام پر حضرت عالی مقامؒ کا جذبۂ عبادت اور یادِ الٰہی کا ذوق و شوق سامنے نظر آئے گا۔ فضائل ذکر کے سلسلے میں سوانح نگار نے ذکرِ الٰہی کی عظمت شریعت طاہرہ میں اس کی قدر و قیمت اور اسوۂ نبوی میں اس کی اہمیت کو معتبر کتب کے حوالہ جات سے پیش کیا ہے۔ جس سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ اس دَورِ مادیت میں حضرت اعلیٰؒ کا وجودِ مسعود روحانیت کا یقیناً علمبردار تھا۔ اور آپ کے مریدین کن فیوض و برکات سے بہرہ اندوز ہوتے رہے۔

یہاں اس حقیقت کی طرف اشارہ کرنا بھی ضروری ہے۔ کہ قابل مصنف نے حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد پر بھی بسیر حاصل تبصرہ کیا ہے۔ کتاب میں جہاں سنت نبوی کے نظائر سامنے آتے ہیں۔ وہاں حضرتؒ کی زندگی کے تمام پہلو بھی نمایاں نظر آتے ہیں۔ کتاب کے آخر میں شمائل خصائل نبویؐ کی روشنی میں حضرتؒ کی زندگی کو نہایت ثقہ واقعات اور قابل اعتماد روایات سے سنتِ نبوی کی ایک عملی تصویر ثابت کیا ہے۔ اور فقط انہی فضائل کا ذکر کیا گیا ہے۔ جن کا منبع و معدن اخلاق نبویؐ ہیں۔ یہ امر واقع ہے کہ کتاب کے اس حصے میں کمالاتِ ولایت کو کمالاتِ نبوت کا فیضان ثابت کیا ہے۔ جو کتاب و سنت کی رو سے ہر طرح صحیح ہے۔

اس مختصر سی تحریر میں اس قابلِ قدر تصنیف پر بتمام و کمال تبصرہ ہرگز مطلوب نہیں ہے۔ صرف بعض اشارات سے چند حقائق کو بیان کیا گیا ہے۔ ورنہ اس کتاب کے کماحقہ، تعارف کے لئے خود ایک دفتر درکار ہے۔ اور اس موقعہ پر زیادہ تفصیل کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ ع

مشک آنست کہ خود ببوید

مقصد تو صرف اتنا ہے۔ کہ ہمارے ملک کے نوجوان اس کتاب کے مطالعہ سے اپنی سیرت کے نقوش کی اصلاح کر سکیں۔ اور نتیجۃً اُن کی زندگی کا رخ خیر القرون کی طرف مُڑ جائے۔

اس مبارک تصنیف پر میں مصنف موصوف کو تہِ دل سے مبارک باد پیش کرتا ہوں کیونکہ ان سے فی الواقع اللہ تعالیٰ نے ایک زندہ جاوید کارنامے کی تکمیل کروائی ہے۔ دُعا ہے کہ رب العزت اس تصنیفِ لطیف کو دارین میں ان کی سرخروئی اور قارئین کرام کی نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین یا اللہ العلمین۔

صفحات	:	۴۱۲
کاغذ سفید کرنافلی	:	۲۰×۲۶/۸
قیمت	:	۶ روپے
مجلد	:	۷ روپے

دعائے مغفرت

محترم نصیر صاحب ایس ڈی او انہار جنرل سیکرٹری انجمن اہل سنت والجماعت باٹا پور کی والدہ ماجدہ اور محترم محسن صاحب خزانچی انجمن مذکورہ کی والدہ محترمہ بقضائے الٰہی فوت ہوگئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون قارئین خدام الدین سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

داخلہ

دار المبلغین اہل سنت پاکستان ملتان کا داخلہ ۲۸ ذوالحجہ ۱۳۸۴ھ تک جاری رہے گا۔ تمام متعلّمین کو چالیس روپے ماہانہ وظیفہ دیا جائے گا علوم عربیہ کے فاضل احباب داخلہ لے سکیں گے۔ تمام درخواستیں اس پتہ پر ۲۸ ذوالحجہ ۱۳۸۴ھ تک پہنچ جانی ضروری ہیں۔

منظور احمد شاہ کہروڑ دی عفی عنہ ناظم دفتر مرکزیہ
تنظیم اہلسنت پاکستان ابدالی روڈ نزد چوک نواں شہر ملتان

بقیہ:- قیامت کا فالج

کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی کام کا حکم دے تو انہیں اپنے کام میں اختیار باقی رہے۔

خصوصی طور پر ازواج مطہرات کے متعلق تو قرآن کریم نے آپ کو یہ اختیار دیا کہ

ترجی من تشاء منھن وتووی الیک من تشاء (الاحزاب)

ترجمہ:- آپ ان میں سے جسے چاہیں چھوڑ دیں اور جسے چاہیں اپنے پاس جگہ دیں۔

مگر اس کے باوجود سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا طرزِ عمل جو اُمت کے لئے مشعل راہ ہے یہ تھا کہ:-

(الف)- سب ازواج مطہرات کے ہاں قیام میں برابری فرماتے تھے اور یہی دستور العمل تھا۔ ایک دفعہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی درخواست پر فرمایا۔

اگر میں نے تیرے پاس سات رات قیام کیا تو دُوسری بیویوں کے ہاں بھی اسی طرح سات سات رات قیام کروں گا۔

(ب)- جب سفر پر تشریف لے جایا کرتے تھے تو پھر بھی از خود کسی ایک زوجہ مطہرہ کو ساتھ لے جانے کا فیصلہ نہ فرماتے بلکہ قرعہ اندازی کے بعد جس کا نام نکلتا اس کو ساتھ لے جاتے۔

(ج)- اس سے زیادہ عدل میں اور کیا احتیاط ہوسکتی ہے کہ:-

سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب اس دُنیا سے تشریف لے جانے والے تھے اس وقت بھی آپ کے طرزِ معاشرت کا یہ حال تھا کہ آپ روزانہ پوچھا کرتے تھے۔ کل میں کس کے ہاں ہُوں گا۔ آپ کے بار بار استفسار کرنے پر ازواج مطہرات نے عرض کیا کہ حضرت سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جہاں چاہیں آرام فرما لیں۔ تب سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرۂ اقدس میں قیام کا فیصلہ فرمایا۔

جب سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ازدواجی زندگی کو اس قدر محتاط طریقہ پر اختیار فرمایا تو یہ اُمت کے لئے بہت بڑی دلیل اس بات کی ہو سکتی ہے۔ کہ ایک سے زیادہ بیویوں کے درمیان عدل کا ہونا نہایت ہی ضروری ہے۔

اس گناہ سے بچنے کے اسباب

(۱) بلاشدید ضرورت کے دُوسرا نکاح نہ کیا جائے۔ اگر طبعی طور پر نفرت بھی ہو جائے تو برداشت کر لیا جائے جب تک کہ کوئی شرعی داعیہ پیدا نہ ہو۔ ارشادِ قرآنی ہے:-

فان کرھتموھن فعسٰی ان تکرھوا شیئا و یجعل اللہ فیہ خیرا کثیرا۔ (النساء)

(ترجمہ)- اگر تمہاری بیویاں تم کو طبعی طور سے ناپسند ہوں تو (صبر سے کام لیں) ہوسکتا ہے کہ ایک چیز کو تم ناپسند سمجھو مگر اللہ تعالیٰ کی اس میں بہت زیادہ برکت ہو۔

(۲) اگر دُوسرا نکاح کر بھی لیا تو اب بہت زیادہ محتاط رہے اور انسانی طاقت تک عدل کو اختیار کرتا رہے۔

(۳) دونوں بیویوں کو چاہیئے کہ وہ خاوند کے ساتھ محبت اور اس کے حقوق کا احترام کرتے ہُوئے آپس میں محبت اور سلوک کا گزارہ کریں تاکہ ان کا خاوند قیامت میں ذلیل نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ سب بھائیوں اور بہنوں کو عذابِ آخرت اور ذلتِ محشر سے محفوظ رکھے۔ آمین

بقیہ چہل حدیث

حائل نہیں ہوتی۔

(۳۵) اَلْکَلِمَۃُ الطَّیِّبَۃُ لِلسَّائِلِ صَدَقَۃٌ
مانگنے والے کو اچھی طرح سے جواب دینا بھی صدقہ کے برابر ہے

(۳۶) کَثْرَۃُ الضِّحْکِ تُمِیْتُ الْقَلْبَ
زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے

(۳۷) اَلْجَنَّۃُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّھَاتِ
جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے

(۳۸) اَلْبَلَاءُ مُوَکَّلٌ بِالْمَنْطِقِ
بلا بولنے پر موقوف ہے۔

(۳۹) اَلنَّظْرَۃُ سَھْمٌ مَسْمُوْمٌ مِنْ سِھَامِ اِبْلِیْسَ
نظر بد شیطان کے تیروں میں سے ایک زہریلا تیر ہوتا ہے۔

(۴۰) لَا یَشْبَعُ الْمُؤْمِنُ دُوْنَ جَارِہٖ
ایماندار آدمی اپنے ہمسایہ کے سوا سیر نہیں ہوتا۔

بقیہ:- بچوں کا صفحہ

فرمایا:- "ذرا سوچ کر بات کرو، کیونکہ ہر قول کی ایک حقیقت ہوتی ہے"

عرض کی:- "یا رسول اللہ! دنیا سے منہ پھیر لیا، رات کو رواں اور دن کو تشنہ دہن رہتا ہوں۔ اس وقت یہ حال ہے کہ اپنے کو عرش کی طرف جاتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ جنتی جنت اور جہنمی دوزخ کی طرف جاتے ہوئے مجھے معلوم ہو رہے ہیں"

ارشاد فرمایا:- جس بندے کا قلب اللہ تعالیٰ منور کر دیں۔ وہ پھر اللہ تعالیٰ سے جدا نہیں ہوتا"

حارثہؓ نے درخواست کی کہ:- میرے لئے شہادت کی دعا کیجئے"

حضورؐ نے دعا کی، جس کی قبولیت غزوہ بدر میں ظاہر ہوئی۔

مضمون نگار حضرات مضامین کاغذ کے ایک طرف لکھا کریں

بچوں کا صفحہ

حضرت حارثہ بن سراقہ رضؓ

حارثہ آپ کا نام ہے، قبیلہ خزرج سے وابستہ ہیں۔ والد کا نام سراقہ اور والدہ کا نام ربیع بنت نصر ہے جو نہایت جلیل القدر صحابیہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی حقیقی پھوپھی تھیں۔ ان کے والد قبل ہجرت فوت ہوئے، والدہ زندہ تھیں۔ وہ اسلام لائیں تو فرزند نے بھی اسلام کا شرف حاصل کیا۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ جس دن کوچ کا حکم ہوا۔ سب سے پہلے گھوڑے پر سوار ہو کر نکلے۔ حضور صلعم نے ان کو ناظر و نگران بنا کر ساتھ لیا۔ ایک حوض پر پانی پی رہے تھے۔ حبان بن عرقہ نے ایک تیر مارا جس نے گلے کے پار ہو کر تشنہ دہن کو شربت شہادت سے سیراب کیا۔ کہتے ہیں کہ انصار میں سب سے پہلے انہی کو شرف شہادت حاصل ہوا۔

بدر سے واپسی کے وقت حارثہ کی والدہ ربیع حضور کی خدمت میں آئیں اور کہا۔

"یا رسول اللہ! حارثہ سے مجھے جس قدر محبت تھی، حضور کو معلوم ہے، اگر وہ جنت میں گئے ہوں تو خیر میں صبر کروں گی، ورنہ آپ دیکھیں گے کہ میں کیا کرتی ہوں۔"

ارشاد فرمایا: "کیا کہہ رہی ہو! جنت ایک نہیں بلکہ کثرت سے ہیں اور حارثہ تو جنت الفردوس میں ہے۔"

ربیع اس بشارت کو سن کر باغ باغ ہو گئیں۔ مسکراتی ہوئی اٹھیں اور کہنے لگیں۔

"بخ بخ یا حارثہ" (واہ واہ اے حارثہ) جوانی کے عالم میں مرتبہ شہادت حاصل کیا۔ اس وجہ سے کوئی اولاد نہیں چھوڑی

اخلاق

ان کی اخلاقی عظمت کے متعلق مصنف اسد الغابہ نے لکھا ہے کہ "کان عظیم البر بامہ" اپنی والدہ محترمہ کے نہایت اطاعت گزار اور فرمان بردار تھے۔ یہ ایک امتیازی وصف ہے۔ جس سے اللہ کے رسول عیسیٰ علیہ اسلام متصف تھے اور اللہ تعالیٰ نے ان کی اس خوبی کو اپنی کتاب عظیم میں ہمیشہ کیلئے محفوظ کر لیا تاکہ امت مسلمہ کے لئے اسوہ عمل رہے۔

"برًّا بوالدتی (مریم) اللہ تعالیٰ نے مجھ (مسیح) کو اپنی ماں سے سلوک کرنے والا بنایا ہے"

قلب منوّر

آپ کی قلبی نورانیت کا اندازہ اس واقعہ سے ہوتا ہے کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی طرف تشریف لے جا رہے تھے، حارثہ سامنے آئے فرمایا: "حارثہ! صبح کیسے کی؟"
عرض کیا: "اس طرح کہ سچا مسلمان ہوں"

باقی صفحہ ۱۸ پر

ہمارا ماحول

ایم اے خلش بٹالوی
جامعہ حمیدیہ سرائے مغل لاہور

(۱)
قسمت اچھی بخت نیارے
ساتھی مل گئے بہت پیارے
ہم نے دنیا نئی بسائی
ہم سب ہیں اب بھائی بھائی

(۲)
ایک تھی اپنے گھر کی دنیا
بازاروں کی شہر کی دنیا
وہ دنیا اب ہوئی پرائی
ہم سب ہیں اب بھائی بھائی

(۳)
اب ہے جامعہ اپنی دنیا
پیاری پیاری ننھی دنیا
اسے جو دیکھے ہو شیدائی
ہم سب ہیں اب بھائی بھائی

(۴)
جامعہ آج ہمارا دیکھو
آؤ عجب نظارا دیکھو
پھیلی ہے ہر سو ہریالی
ہم سب ہیں اب بھائی بھائی

(۵)
اس مقصد میں کام جو آویں
خَیْرٌ مِّنْ عِنْدِ اللہ پاویں
یہی ہے پچھو! اصل کمائی
ہم سب ہیں اب بھائی بھائی

(۶)
علم و عمل کا باب یہی ہے
اہل نظر کا خواب یہی ہے
خلش نے دل کی بات سنائی
ہم سب ہیں اب بھائی بھائی

چیف ایڈیٹر
عبید اللہ انور

Weekly "KHUDDAMMUDDIN"
LAHORE (PAKISTAN)

رجسٹرڈ ایل
نمبر ۶۰۴۷

منظور شدہ محکمۂ تعلیم (۱) لاہور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری G/۱۶۳۲۱ مورخہ ۳ مئی ۱۹۵۶ء پشاور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری T.B.C ۶۷۳۰/۲۴۸۱ مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۵۶ء کوئٹہ ریجن بذریعہ چٹھی نمبر ۹/۹/۲۰۷۶۷-DDA مورخہ ۲۲/۸/۶۲

گلہائے عقیدت

بحضور سرکارِ دو عالم رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

تمہی ختم الرسلؐ ہو اور تم ہی فخرِ آدم ہو — تمہی الطافِ پیہم ہو، تمہی خُلقِ مجسم ہو
فرشتوں نے تمہارے نام کا ڈنکا بجایا ہے — تمہاری تابشِ رخسار سے عالم سجایا ہے
تمہارے آتے ہی ہر سمت تکبیر و اذاں گونجی — زمیں اندر زمیں اور آسماں در آسماں گونجی
تمہی نے آتے ہی حمد و ثنا کا نور برسایا — دلِ محکوم کو آزادئ انساں سے گرمایا
تمہی نے بھولے بھٹکے قافلوں کو راہ دکھلائی — تمہیں سے چہرۂ مایوس پر تازہ بہار آئی
تمہی آزادئ انساں کی دولت ساتھ لائے ہو — تمہی سچ مچ سراپا شانِ رحمت بن کے آئے ہو
تمہی نے بیکسوں کو ہمت عالی عطا کر دی — تمہی نے بے نواؤں کو نئی ہستی عطا کر دی
تمہارے آتے ہی بزمِ تمنّا جگمگا اٹھی — تمہارے آتے ہی ارضِ اخوّت مسکرا اُٹھی
تمہارے آتے ہی چرخِ ہدایت پر ضیا چھائی — تمہارے آتے ہی انسانیّت نے تازگی پائی
تمہارے آتے ہی رحمت کا دریا جوش میں آیا — تمہارے آتے ہی انسان اپنے ہوش میں آیا
تمہارے آتے ہی حق و صداقت کے کھلے گلشن — تمہارے آتے ہی مہر و محبّت کے کِھلے گلشن
تمہی آقا ہو میرے اور تم ہی میرے مولا ہو — میں عاصی ہوں، میری بخشش کا بس تم ہی سہارا ہو

گناہوں کے بھنور سے اپنے شاہدؔ کو چھڑا لینا
مرے آقا، عذابِ نارِ دوزخ سے بچا لینا

ہادی حسین شاہدؔ چاندپوری

فیروز سنز پریس لاہور میں باہتمام مولانا عبید اللہ انور پرنٹر اینڈ پبلشر چھپا اور دفتر خدام الدین شیرانوالہ گیٹ لاہور سے شائع ہوا۔